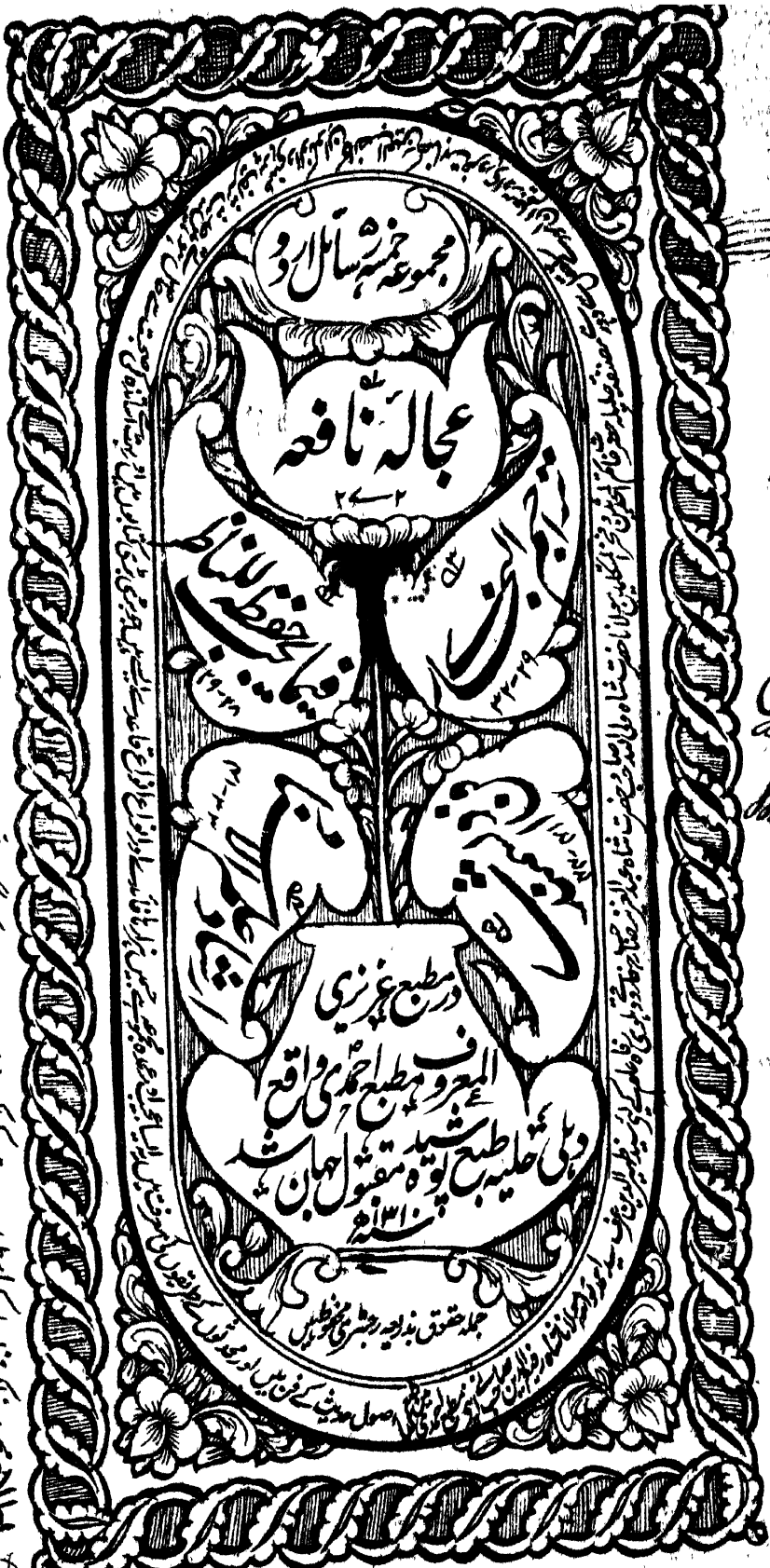




اصلاح مجموعہ بنانے کو زمانہ عام کی سب سے بہتر تدبیر ہے اور علاوہ اسکے دیگر مسائل بھی محیط اس امر واقع و ملی تحقیق و سرعہ غزنی سے مل سکے ہیں ۔ سید احمد شاہ صاحب اسرار غزنی

عجالت نافع اردو رسالہ اول

L 5439

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف و ثنا اللہ ہی کے واسطے ہو اور وہ ہی کافی ہے اور درود و سلام اس کے
اون خاص بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا خصوصاً سیدنا و مولانا حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر جو چودھویں رات کے چاند میں اور اود
اصحاب پر کہ وہ ہدایت کے ستارے ہیں۔ اسکے بعد یہ ایک ایسا عجیب رسالہ اور
مفید عجالت ہے ایسے فائدہ مندین جو حدیث شریف کے علم سے متعلق ہیں جسکے لکھنے کا
باعث شوق و خواہش ہے براہ کمال اثر جامع مکاتیب و مفاتیر سید محمد الدین حسنی جو
شرافت کی آنکھ کے نور اور سیادت کے باغ کے گل ہیں خدا تعالیٰ اونکو دین و دنیا
کی سیادت اور دونوں جہان کی سعادت نصیب کرے ان دونوں اس علم شریف و فن
مستفادہ سے اپنے حسن ظن کے سبب اس کام کی اجازت اور اس بوجھ اودھان میں
اعانت چاہی ہو موجب اسکے کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي أَيَّامٍ دَهْرٍ كَذَبَتْ** * **لَا تَنْفَعُ صُفُوفُ**
لَهَا لَقَرُصًا لِنَفَاتِ اللَّهِ + اس فن شریف کے تعلقات سے کیقدر تو لکھے گئے اور
باقی انکی طبیعت زکیہ اور قریحہ سینہ کو سونپنے گئے اسلئے کہ خدا کے فضل و کرم سے
انکا ذکاوت فطرت و صفات طینت اور ارتقال ذہن نہایت رجا و بہت بلند تبارک و تعالیٰ
انکی تصانیف نظم و نثر اس دعوے کے شاہ عادل و گواہ صادق ہی حضرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سب تعریف و ثنا اللہ ہی کے واسطے ہو اور وہ ہی کافی ہے اور درود و سلام اس کے
اون خاص بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا خصوصاً سیدنا و مولانا حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر جو چودھویں رات کے چاند میں اور اود
اصحاب پر کہ وہ ہدایت کے ستارے ہیں۔ اسکے بعد یہ ایک ایسا عجیب رسالہ اور
مفید عجالت ہے ایسے فائدہ مندین جو حدیث شریف کے علم سے متعلق ہیں جسکے لکھنے کا
باعث شوق و خواہش ہے براہ کمال اثر جامع مکاتیب و مفاتیر سید محمد الدین حسنی جو
شرافت کی آنکھ کے نور اور سیادت کے باغ کے گل ہیں خدا تعالیٰ اونکو دین و دنیا
کی سیادت اور دونوں جہان کی سعادت نصیب کرے ان دونوں اس علم شریف و فن
مستفادہ سے اپنے حسن ظن کے سبب اس کام کی اجازت اور اس بوجھ اودھان میں
اعانت چاہی ہو موجب اسکے کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي أَيَّامٍ دَهْرٍ كَذَبَتْ** * **لَا تَنْفَعُ صُفُوفُ**
لَهَا لَقَرُصًا لِنَفَاتِ اللَّهِ + اس فن شریف کے تعلقات سے کیقدر تو لکھے گئے اور
باقی انکی طبیعت زکیہ اور قریحہ سینہ کو سونپنے گئے اسلئے کہ خدا کے فضل و کرم سے
انکا ذکاوت فطرت و صفات طینت اور ارتقال ذہن نہایت رجا و بہت بلند تبارک و تعالیٰ
انکی تصانیف نظم و نثر اس دعوے کے شاہ عادل و گواہ صادق ہی حضرت

حضرت باری سے ایسی امیدواری ہے کہ اس سالہ کے مضامین اگر کوئی نہیں نظر کر کے فنون حدیث شریف میں فکر و غور کر لگا تو غلطی و خطا سے مامون اور تصحیف و تحریف سے محفوظ رہے گا اور صحیح و ضعیف پہچاننے کو اس کے ہاتھ میں گسوٹی ہوگی جس سے خوب طرح پہچان لگے گا و ما توفیق الا باللہ علیہ تو کلمت و موجب و لغم الوکیل **فصل اول** علم حدیث کے فوائد جن سے طالب کو شوق زیادہ ہو اور راغب کی طلب بڑھ اور ان شرطوں میں جو اس علم کے خوض کرنے کو چاہیں۔ پورٹید نہ سے کہ علم حدیث شریف ایسی شرافت رکھتا ہے کہ کوئی علم اس کی مانند نہیں پہنچ سکتا اس لئے کہ قرآن شریف کا علم اور اسلام کے عقائد اور شرع کے احکام اور طریقت کے قواعد سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان پر موقوف ہیں اور تمام کشفیات و عقیدات جب تک اس ترازو میں نہ تھیں اور اس گسوٹی سے نہ لگے جائیں قابل اعتماد اور لائق اعتبار کے نہیں ہو سکتے تو یہ علم شریف مانند ایسے صراف پر کھنے والے کے جو تمام جواہر اور چاندی سونا علوم کا پرکھے بس جو جوہر تھیں اور احکام کی دلیلین اور عقائد اسلام کے ماندا اور سلوک الی اللہ کے طریقے اس صراف کے پرکھ میں کھرے نکلیں وہ قابل رواج اور لائق داد و ستد کے ہو سکتے ہیں اور جو کھرے نہ نکلیں وہ مردود و مطرود ہیں تو اس علم شریف کا حکم جاری ہے تمام دین کے علوم پر اور اتباع جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سرمایہ سعادت و وجہاتی اور پیرایہ حیات جاودانی ہے اسی علم شریف سے وابستہ ہے اور جو خوب غور کیجائے اور نظر تامل سے دیکھا جائے تو ہر ایک علم کی ایک خاصیت ہے کہ اس علم کی عادت ڈالنے سے نفس انسانی کو ایک کیفیت حاصل ہوتی ہے بری ہو یا بھلی ہو اس علم کی فراغت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اسوہ مطی کے صحابیت کے معنی یہی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال کے جزئیات سے اطلاع ہو اور عبادت اور عادات کی وضع مشاہدہ کرے اور یہ بات بعد زمان کی صورت میں انسان کی مدد کرے خیال میں ایسی جم جاتی ہے اور رنج ہو جاتی ہے کہ مشاہدہ کا حکم کتنی ہے اور اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے جسے یہ شعر کہا ہے **مَوَ اَهْلُ الْحَدِيثِ مَوَ اَهْلُ الْاَهْلِ وَ اَنْ مَوَ اَهْلُ الْقِسْمِ الْاَسْمِ مَجْعُوَا** اور امام ہمام محمد بن علی بن حسین علیہ وعلی ابائہ السلام نے فرمایا ہے **مِنْ نَفَقَةِ الْوَجَلِ**

بہارِ شریف
جلد اول
صفحہ ۱۰۰

مضامین علم حدیث کے فوائد میں

بہارِ شریف
جلد اول
صفحہ ۱۰۰

بصیرت نہ ہا الحدیث اور فطرت کا حکم دیتا ہے اور جبکہ ہر حکم شریف خبر کی قسم سے ہے اور خبر صدقہ
 کذب دونوں کا احتمال رکھتی ہے تو اس علم شریف کی تحصیل میں دو باتیں بہت ضرور ہیں ایک
 راویوں کے حال کا ملاحظہ اور دوسرے بہت بڑی احتیاط معانی کے سمجھنے میں مارا دے کہ اگر راوی کے
 حال سے واقف نہ ہوگا اس میں شکیستی کرے گا تو کاذب صائق سے لے کر ہو جائیگی اور جو معانی سمجھیں
 بہت بڑی احتیاط نظر کرے گا تو غرر اور غیر مراد سے مشتبہ ہونگے اور دونوں طرح جو فائدہ اس علم
 شریف سے متوقع ہے وہ میسر نہ ہوگا بلکہ اس فائدہ کے برخلاف آپ بھی گمراہ ہوگا اور اور دن کو
 بھی گمراہ کرے گا معاذ اللہ من ذلک تو ان دونوں امور میں سخن بہت ضرور ہوا **امروا**
 کہ راویان خبرین کے حال کا ملاحظہ صدر اول میں یعنی تابعین و تبع تابعین کے زمانہ کے متعلق
 و مسلم کے زمانہ تک اور رنگ تھا کہ ہر شہر ہر زمانہ کے راویوں کے حال کی بحث اور نقیض کیا
 کرتے تھے جس میں بے دیاہتی اور چوٹ اور سو جھپٹ کی توانائی تھی اس کے حدیث قبول
 کرتے تھے اور اسی باعث راویوں کے حال میں بڑی بڑی دفتر اور بڑی بڑی کتابیں مضبوط
 لکھی ہیں اور اس زمانہ میں اور دوسرا رنگ ہے اب جو کتابیں فقط صحاح کے واسطے ہیں
 ان کے بعد جو کتابیں اعتبار کے قابل ہیں وہ جدا جدا جانی جائیں اسکے بعد جو کتابیں
 واجب الوجود والترک ہیں علیحدہ رکھنی چاہئیں تاکہ تخلیط کے گرداب میں نہ پڑ جائیں اور اکثر
 متاخرین محدثین کے ہاتھ سے یہ تمیز و ترتیب جاتی رہی ہے اسی لئے بعض مسکونین چھوٹے
 سلف کے خلاف کیا ہے اور جو غیر معتبر کتابوں میں حدیثیں پائی ہیں ان سے متک کیا ہے کی
 سبلی ہے اس مقام میں ہم حضرت والد ماجد قیس سرہ کی عبارت نقل کرتے ہیں تاکہ حدیث
 کی کتابوں کے مراتب ترتیب سے صیح ہو جائیں وہ فرماتے ہیں۔ جانتا چاہئے کہ حدیث
 شریف کی کتابیں باعتبار صحت و شہرت و قبول کے کئی طبقہ پر ہیں اور صحت سے ہماری
 مراد یہ ہے کہ مصنف الزام کرے کہ سوائے صحیح حدیثوں یا حسنہ وغیرہ کے ایراد نہ کرے اور
 اور جو کرے تو اسکا ضعیف ہونا اور اسکی غرابت اور علت اور نہ و کاذب حال بیان کر دے
 اس واسطے کہ ضعیف و غریب و معلول حدیث لانی اس کے حال بیان کر دینے سے قطع نہ ہوں
 کرتی اور شہرت سے ہماری یہ مراد ہے کہ اہل حدیث ایک طبقہ کے بعد دوسرا طبقہ اور سطح

دو اشاعت کی عبارت کی نقل

اور اسکے بعد اس کتاب سے مشغول ہوں بطریق روایت اور ضبط مشکل اور اس کے احادیث کی تخریج کی تاکہ اس کتاب کی کوئی چیز غیر معتین نہ رہے اور قبول سے پہلے یہ مراد آئے کہ تھا و حدیث اس کتاب کو اثبات کریں اور اس پر اعتراض نہ کریں اور صاحب کتاب کا حکم اس کتاب کے احادیث کے حاکم کے بیان میں اچھا جانیں اور درست سمجھیں اور ان میں اور فقہاء و محدثین کی سندیں بے اختلاف و بے انکار تو چھلا طبع کتب حدیث کا تین کتابیں ہیں موطا و صحیح بخاری و صحیح مسلم اور قاضی عیاض نے ان تینوں کتابوں کی شرح مشارق الانوار لکھی ہے اور یہ مشارق الانوار وہ نہیں جو صغانی کی ہے جس میں صحیح بخاری کی تفسیر اسناد و قصد حذف کر کے جمع کی ہیں غرض ان تینوں کتابوں کے ضبط و شرح کے واسطے کتاب الانوار قاضی عیاض کی کافی دشمنی ہے اور ان تینوں کتابوں کی نسبت یوں ہے کہ موطا گوراصل اور صحیح بخاری اور شہرت کمال کو پہنچی ہے ہزار علماء عصر امام مالک نے موطا کی روایت کی ہے شافعی امام محمد و بخاری بن یحییٰ و یحییٰ بن یحییٰ و یحییٰ بن کبیر و ابو مصعب بن یحییٰ جیسوں نے اور عدالت و ضبط رجال پر اس کتاب کے اجماع ہے اور کہ مدینہ و عراق و کوفہ و یمن و مصر و مغرب میں مشہور ہے اور شہر و ن کے فقہا کی بنا و سپر ہے اور امام مالک کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی علماء نے موطا پر تخریج میں اور اس کی احادیث کے متابعات و تالیفات بہت کوشش تبلیغ کی ہے اور اسکے غریب کی شرح اور مشکلات کے ضبط و فقہ کے بیان اور درجہ میں ہتھکڑیاں تمام کیا ہے کہ اس کا زیادہ تصور میں نہیں آتا اور صحیح بخاری صحیح مسلم و صحیح ابوداؤد و کثرات احادیث میں موطا سے دس حصہ زیادہ ہوں لیکن احادیث کی روایت کا طریق اور رجال کی تمیز اور اعتبار و تنباط کی راہ موطا سے سیکھی ہیں اور باوجود اسکے یہ دو نو کتابیں بھی مخدوم طوائف انام اور مجمع علماء اہل اسلام میں۔ ایک فرقہ کے ایک پہلی مستخرج لکھی ہے جیسے اسماعیلی اور ابو عوانہ نے اور بعض لوگ شرح غریب اور ضبط مشکلات اور بیان فقہاء و روایک کے حال لکھے ہیں اور کمال شہرت اور نہایت قبول کے درجہ کو پہنچ کر صاحب جامع الاصول فریبی سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری کو بخاری سے بلا واسطہ نوہ ہزار آدمی سماع کہتے ہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان تینوں کتابوں کی حدیثیں صحاح ثلاث میں

تینوں کتابوں کی حدیثیں صحاح ثلاث میں

تینوں کتابوں کی حدیثیں صحاح ثلاث میں

اگر بعضی احادیث ان تینوں کتابوں کی بعضی سے بہت صحیح ہوں اور جو خوب شخص کی نظر سے
 دیکھا جائے تو موٹا کی احادیث مرفوعہ غالباً صحیح بخاری میں موجود ہیں تو صحیح بخاری مثلاً ہے
 موٹا پر باعتبار احادیث مرفوعہ کے مگر ان آثار صحابہ و تابعین موٹا میں زیادہ ہیں تو ان تینوں
 کتابوں کو طبقہ اول میں رکھنا چاہئے **طبقہ ثانی** وہ احادیث کہ ان تینوں صفتوں میں
 صحیحین کے درجہ کو نہیں پہنچتیں لیکن صحیحین کی ان صفتوں میں قریب ہیں وہ احادیث جامع
 ترمذی و سنن ابوداؤد و سنن نسائی ہیں کہ ان کے مصنف مشہور و معروف ہیں و ثوق و عدل
 و حفظ و ضبط و تبحر میں فنون حدیث کے اور ان میں کتابوں میں ان کے مصنفوں نے تسامح
 اور تسامح نہیں کیا اور حدیث کا حال اور اسکے علت جہاں تک ممکن ہو بیان کر دی ہے اور
 اسلئے علماء اسلام کے درمیان شہرت پائی ہے تو ان چہ کتابوں کو صحاح ستہ کہتے ہیں
 اور ابوالشیر نے جامع الاصول میں ان چہ کتابوں کی حدیثوں کو جمع کیا ہے اور شرح غریب
 و نسیط مشکلات و اسماء رجال و جوادوں کے متعلق ہے سب بیان کر دیا ہے تو کتاب جامع
 گویا ان چہ کتابوں کی شرح ہے جیسے وہ شارح الاوزار و ان تین کتابوں کی شرح ہے اور
 جامع الاصول نے ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں نہیں گنا بلکہ موٹا کو چٹا قرار دیا ہے و لہذا صحیح
 یعنی یومین حق بھی ہے لیکن حضرت والد ماجد قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مسند امام احمد فقیر کے نزدیک
 اس دوسرے طبقہ سے ہر اور وہ اصل ہے صحیح سے سقیم کے پہچاننے کو اور اس سے پہچانی جاتی ہے
 جس حدیث کی اصل ہے اور جس حدیث کی اصل نہیں مگر مسند امام احمد میں ضعیف حدیثیں بہت ہیں
 کہ اوکھا حال بیان نہیں کیا مگر اوس میں جو ضعیف ہیں ان حدیثوں سے اچھی معلوم ہوتی ہیں جن
 حدیثوں کے متاخرین تصحیح کرتے ہیں اور علماء حدیث اور فقہ نے انکو اپنا پیشوا کیا ہے اور
 حقیقت میں رکن عظم ہے فن حدیث میں اور سطح سنن ابن ماجہ کو بھی اس طبقہ میں شمار کرتے
 ہیں ہر چند اوسکی بعض حدیثیں نہایت ہی ضعیف ہیں اور **طبقہ ثالثہ** وہ حدیثیں ہیں
 کہ اکہ جماعت علماء متقدمین نے جو بخاری و مسلم سے پہلی ہوئی ہیں یا ان کے معاصرین
 نے یا جو ان کے بعد ہوئی ہیں اپنی تصنیفوں میں روایت کی ہیں اور صحت کا التزام نہیں
 اور اوسکی کتاب میں شہرت و قبول میں طبقہ اولی و ثانیہ کے رتبہ کو نہیں پہنچتیں ہر چند اولی

نقد و بررسی

پہلی

مصنفین علوم حدیث کے تجار و وثوق و عدالت اور ضبط میں موصوف تھے اور احادیث صحیحہ
 اور حسن اور ضعیف بلکہ ایسی حدیثیں جو موضوع ہوئیں کہ متہم ہیں اور ان کتابوں میں یا ملی جاتی ہیں
 اور ان کتابوں کے راوی بعضے عدالت میں موصوف اور بعضے متور اور بعضے مجہول ہیں اور اکثر
 وہ حدیثیں ایسی ہیں جو فقہاء کے نزدیک معمول بہ نہیں ہوئی ہیں بلکہ اجماع ان کے خلاف پر مستند
 ہے اور ان کتابوں میں بھی تفاضل اور تفاوت ہے بعضی بہت قوی ہیں بعضی سے اور نامور
 کتابوں کے یہ ہیں مثلاً شافعی سنن ابن ماجہ سند دارمی سند ابی یعلیٰ موصیٰ مصنف عبدالرزاق
 مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ سند عبد بن حمید سند ابو داؤد و طحاہی سنن دارقطنی صحیح بن حبان
 مستدرک حاکم۔ کتب بیہقی کتب طحاوی تصانیف طبرانی اور طبقہ راجعہ وہ حدیثیں ہیں
 نامور نشان پہلے قرنوں میں معلوم نہیں تھا اور متاخرین نے روایت کی ہیں تو ان کا حال و مشہور
 سے خالی نہیں یا سلف نے نقص کیا اور ان کی اصل ناپائی کہ ان کی روایت سے مشغول ہوئے یا
 ان کی اصل ناپائی اور ان میں قرح و علت دیکھی کہ روایت نیک اور دونوں طرح یہ حدیثیں قابل
 اعتماد نہیں کہ کسی عقیدہ کے اثبات پر یا عمل کرنے کو اور ان سے سندیں اور کیا خوب کہلے
 مثل **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْرِي فَرَلَاكَ مُصِيبَةٌ مَّا وَرَأَى كُنْهَاتِ**
تَدْرِي فَاَلَمْ تُصِيبْهُ اَعْظَمُ اس قسم کی حدیثوں نے بہت سے محدثین کی راہنہ کی ہے
 اور سب کثرت طرق ان احادیث کے کہ کتابوں کی قسم میں موجود ہیں مغرور ہو کر ان کے قمار کا
 حکم دیا ہے اور تمام قطع و یقین میں ان کی سندلی ہے اور بر خلاف طبقات اولی و ثانیہ و ثانیہ کے
 حدیثوں کے ایک مذہب کھلا ہے اور اس قسم کی حدیثوں کی کتابیں بہت تصنیف ہوئی ہیں تھوڑی
 سی ہم بیان کرتے ہیں کتابا لضعف لابن حبان و تصانیف الحاکم و کتابا لضعف التحفلی کتابا لکمال
 لابن ابی عدی تصانیف ابن مردودہ تصانیف خطیب تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر
 فردوس دلیلی بلکہ اسکی سب تصانیف تصنیف ابی نعیم تصانیف جز قالی تصانیف ابن عساکر
 تصانیف ابوشامہ تصانیف ابن بشار اور اکثر مسالہ اور موضوع حدیثیں مناقب کے باب میں اور
 شائبہ میں اور تفسیر و اسباب نزول میں اور باب تاریخ و ذکر بنی اسرائیل کے اور پہلے انبیاء کے
 قصص میں اور شہروں کے اور کھانے پینے کے اور حیوانات کے ذکر میں اور طب و دوائی و غایم و غایم

طیغ جویہ

تاریخ و ذکر بنی اسرائیل کے اور پہلے انبیاء کے
 قصص میں اور شہروں کے اور کھانے پینے کے اور حیوانات کے ذکر میں اور طب و دوائی و غایم و غایم

اور اب نوافل میں بھی یہ حادثہ ظاہر ہوا ہے بن الجوزی نے اکثر حدیثیں مجموعہ مطعون کر کے
 انکی موصوع اور جہوت ہونے کی دلیلین بیان کی ہیں کہ تب تنزیہ الشریعۃ ان حدیثوں کی کئی
 دفع کر نیکی کافی ہے اور اکثر شاؤ ونا در سٹے جیلے سلام ابوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رب
 باؤن کے معنی کر نیکی ابن عباس کے الیسی البسی شاؤ ونا در سٹے انہیں کتابوں سے لکھتے ہیں اور
 شیخ جلال الدین سیوطی کا ماہر یضا نیف رسالوں میں اور شاؤ ونا در سٹوں میں انہیں کتابوں
 ہے اور ان کتابوں کی حدیثوں سے مشغول ہونا اور ان کتابوں سے تنہا حکمرانے بیجا مدعیوں
 ہونے میں اور باوجود اسکے اگر کسی کو رغبت ان کتابوں کی تحقیق کی ہو تو نیز ان مضامین کی
 اور لسان المیزان ابن حجر عسقلانی کی ان کتابوں کے رجال کے حوالہ کے واسطے اسکے کام آتی ہے
 اور شیخ غریب اور توجیہ عبارت کو کتاب مجمع المکی شیخ محمد طاہر بوبرہ گجراتی کی کافی ہے تمام
 مادوں کے واسطے اور جب حدیث کی کتابوں کی ترتیب معلوم ہو گئی اور طبقہ اعلیٰ اس باب میں
 موطا اور صحیحین پایا تو ضرور بہت تحقیق ان تینوں کتابوں کی فرمائے چلیے ان کے بعد باقی صحاح
 ستہ سے مشغول ہونا چاہیے اور گمان غالب یہ ہے کہ جب موطا اور صحیحین کی تحقیق کر لے تو باقی
 صحاح ستہ کی تحقیق میں دو تہائی سے تو فرغت باقی قدر قلیل رہ گیا سیوطی ان تینوں کتابوں
 فوائد متعلقہ پر کلام کو منہصر کیا گیا **فائدہ ضبط الاسماء** یہ قاعدہ ہے کہ حدیث
 شریف کی کتابوں میں جہاں لفظ سلام آئے اسکو لام کی تشدید سے پڑھیں مگر پانچ جگہ تشدید
 نہ پڑھیں اول نام باب کا عبداللہ بن سلام کے جو صحابی ہیں اور علماء یہود میں سے ہیں اور ایسا
 سے مشرب ہوئے اور حجت میں داخل ہونے کی بشارت پائی دوسرے بدر محمد بن سلام مکی
 کہ بخاری شیخ بن اور بیکندہ با سے موصوفہ کے کسرہ اور ایک سکون سے ایک کانوں کا نام ہے
 جیسے تاشکندہ اور بیکندہ تو اب بخاری سے ہے تیسرے سلام بن محمد بن ماضی المقدسی اس شخص کا صحابہ
 میں ذکر نہیں اس شخص سے حافظ ابو بکر اور طبرانی نے روایت کی ہے اور نام سلام کہا جاتا ہے
 چوتھے بن عبد الوہاب بن سلام مغربی معتزلی اور یہ بھی صحاح ستہ کے راویوں میں نہیں ہے
 پانچویں سلام بن بلعہ تحقیق کر یہودی تھا نہایت عداوت و عناد کرتا تھا اور اسکی شرارت اور فساد
 حدیثوں میں بہت ذکر ہے ان پانچوں کے نام کو تخفیف سے پڑھیں اور ان کو سوا تباید سے قاعدہ

فائدہ ضبط الاسماء

عمارہ جہان ہو عین مہلہ کے ضمہ سے ہر گربابی بن عمارہ کا جو صحابی بن کفر سے ہر قاعدہ
 گریز کا کف کے فتح سے ہے قبیلہ عالم بین اور کاف کے ضمہ سے ہے صیغہ تصغیر سے قبیلہ
 الشمس بین یعنی نسب میں او سکی جو نیم نام کہی نظر کرنی چاہیے کہ اگر خراسانی ہے کاف کے فتح
 سے اور اگر عجمی ہے مصغر پڑھنا چاہیے **قاعدہ** حزام اگر اس نام والا قریشی ہے تو
 زای معجلہ و کسرہ حاء مہلہ اور جو انصاری ہے تو حاء مہلہ کی فتح اور رائے مہلہ کے فتح سے
 پڑھنا چاہیے **قاعدہ** غنل ہر حاء کسر عین اور سکون مہلہ میں ہے مگر غنل میں ذکوان
 الاجاری البصری عین و سین کے فتح سے ہے لیکن صحیحین میں یہ شخص مذکور نہیں ہے **قاعدہ**
 غنام جہان ہو فتح غین معجہ و تشدید نون سے ہے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کہ عین مہلہ
 کے فتح اور تشدید مثلثہ سے ہے اور پہلی قسم سے ہے غنام بن اوس صحابی پوری **قاعدہ**
 قمیر ہر حاء تصغیر قمر کی ہے اور نام مرد ہے مگر قمیر نام زن مسروق بن الابدع جو عمرو کی
 بیٹی ہے او سکولویل کے وزن پر پڑھنا **قاعدہ** مسوز ہر حاء مضرب ہم آہ کے وزن پر
 ہے مگر دو شخص ایک تو مسوز بن زید صحابی دوسرے مسوز بن عبدالملک السیربوعی ان دونوں کو
 محمد کے وزن پر پڑھنا **قائدہ** بعضی نسبتوں میں جہان لفظ جمال واقع ہو جیم سے
 مگر اب موسیٰ بن ہارون الجمال حاء مہلہ سے ہے **قاعدہ** عیسیٰ اس صورت سی اگر بصیر
 کے اسناد میں آجائے تو عیسیٰ پڑھنا چاہیے نسبت عیش سے جو موت کی ضد ہے۔ اور جو کوین
 کے اسناد میں واقع ہو تو عیسیٰ پڑھنا چاہیے بائے موحده اور سین مہلہ سے اور اگر شامیون کی
 اسناد میں ہے تو عیسیٰ پڑھنا چاہیے یعنی بجائے بائے موحده کے فون سے پڑھنا اور اس
 فن کے لطائف میں سے ہے کہ بعضی جگہ اگر تصحیف لفظی واقع ہو تو غلط نہیں جس صورت سے
 پڑھنا روا ہے جیسے عیسیٰ بن عیسیٰ الحباط و مسلم حباط کہ اگر ان دونوں کو حاط پڑھنا تو حطہ
 فروش یعنی گہون بیچنے والے ہوئے اور جو حاط پڑھنا تو حطہ فروش ہوئے اور حطہ حای
 مہلہ کے فتح سے اور بائے موحده سے اور آخر میں طاء مہلہ لیکر کے پتے میں جو چار پاؤں کے
 واسطے ذخیرہ کرتے ہیں اور بیچتے ہیں اور جو حاط پڑھنا تو نسبت صنعت خیاطت سے
 یعنی سپنے سے ہے یہ دونوں شخص تینوں پیشے کرتے تھے پہلے ایک پہر دوسرا تیسرا

کثر اور کثر

قاعدہ بعضی نسبتوں میں

لیکن اول میں بہت مشہور خطاط ہے نسبت بخط فروشی یعنی کہوں بیچنے والا اور دوسرے میں
 خطاط ہے بہت مشہور نسبت بخط فروشی **فائدہ بعضی اسمائین** موطا اور مجحین میں
 جہان یہ صورت واقع ہو رہا یعنی سین مہملہ سے پہلے تختہ پڑھنی چاہیے مگر نام بدر محمد بن بشار
 کہ باے موحہ اور شین مجحہ اور شیفیل ستاد ہے بخاری و سلم کا اور موطا و مجحین میں جس حامی لفظ
 بشر واقع ہو تو باے موحہ کے کسرہ اور شین مجحہ سے پڑھیں مگر چار شخص کہ موحہ کے ضمہ سے اور
 سین مہملہ سے ہیں عبداللہ بن بسر صحابی بسر بن سعید بسر بن عبد اللہ حضرمی بسر بن مجحہ - اور
 جہان میں کتابوں میں لفظ بشر واقع ہو طویل کے وزن پر بشارت سے جسکی خوشخبری کے معنی ہیں
 پڑھیں مگر چار شخص صنیعہ تصنیف سے ہیں دو شخص توشین مجحہ سے بسر بن کعب عدوی اور
 بسر بن یسار اور دو سین مہملہ سے ہیں اکیا تو یلے تختہ کے ضمہ سے بسر بن عمرو اور دوسرے کے
 نون مضمومہ سے اور وہ بدقطن بن بسر کہ ہے **قاعدہ** صورت یزید ہر جاے بصنیعہ مضارع
 معطوف غائب یا زیادہ سے ہر گز میں شخص یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ کہ بصنم یا موحہ
 اور رای مہملہ منقوہ ہے تصنیف بزومعنی ژالہ اور نام جد محمد بن عمر بن البرند کہ موحہ کے کسرہ اور
 رائے مہملہ اور نون ساکنہ ہے اور بعضی دونوں کو فتح سے پڑھتے ہیں اور نام جد علی بن ہاشم بن
 البرید کہ باے موحہ کے فتح اور رائے مہملہ کے کسرہ اور باے تختہ ہے **قاعدہ** جس جاے لفظ
 برار واقع ہو تخفیف سے پڑھیں اور باے موحہ کے فتح جانیں مگر دو شخص ابو العالیہ البراء
 اور ابو معشر البراء کہ باے موحہ کے فتح سے اور رائے مہملہ مشدود ہے **قاعدہ** حارثہ کی صورت
 حارے مہملہ اور رائے کسورہ و مثلثہ منقوہ پڑھنا چاہیے مگر چار جاے جیم درائے مہملہ اور یای تختانیہ
 جاننا چاہیے جاریہ بن قدامہ یزید بن جاریہ عمر بن سفیان بن اسید بن جاریہ الاسود بن الحلالہ
 بن جاریہ **قاعدہ** صورت جریر ہر جاے جیم اور درائے مہملہ سے ہے مگر دو شخص کہ اون کے
 نام کے پہلے حارے مہملہ اور آخر رائے منقوہ ہے حریر بن عثمان الرجمی کہ نسبت کو ذہ کے رجمہ سے
 اور ابو حریر عبداللہ بن حسین کہ راوی عکر کہ ہے **قاعدہ** خراش ہر جاے حامی مجحہ کے کسرہ
 ہے مگر نام بدر ربیع بن حراش حارے مہملہ سے ہے - **قاعدہ** حنین ہر جاے تصنیف کے صبیحہ
 ہے اور صاد مہملہ سے مگر ابو حنین عثمان بن عاصم کہ بروزن طویل ہے مگر حنین بن المنذر

ابوسامان بصیغہ تصغیر و صنادیج سے ہے **قاعدہ** حازم ہر جاے ان کتب ثلثہ میں حامی حملہ اور زائے منقطہ سے ہے مگر نام بدر ابو حاویر محمد بن حازم جو مشہور ضریر کوئی ہے شاگرد عیش کا حامی محبہ سے ہے **قاعدہ** جبان بن منقذ اور جد محمد بن نجی بن جبان اور خود اور جبان بن مسیح بن جبان اور جبان ابن بلال کہ بیان لفتح حائے و تشدید بایے موحده پڑھنا چاہیے اور جبان بن عطیہ جبان بن موسیٰ اور جبان بن العزہ کہ یہاں کسر حائے و تشدید موحده پڑھنا چاہیے **قاعدہ** حبیب ہر جاے لفتح حائے حملہ و کسر بایے موحده جاننا چاہیے بروزن طویل حب اور محبت کے مصدر سے مگر تین جائے لفتح حائے محبہ بصیغہ تصغیر جاننا چاہیے **قاعدہ** خباب بمعنی دانائی کے مصدر سے حبیب بن عدی حبیب بن عبدالرحمن ابو حبیب کنیت عبداللہ بن الزبیر **قاعدہ** حکیم ہر جاے بروزن طویل حکم کے مصدر سے پڑھنا چاہیے مگر بدر ازلیق بن حکیم و حکیم بن عبد نصیر حکیم ہی ہے **قاعدہ** رباح ہر جاے بای مفتوحہ سے ہے مگر بدر ابوقیس زیاد بن رباح کہ یاے تختانیہ اور کسرہ رائے سے ہے **قاعدہ** زبید صحیحین زای منقوطہ کے ضمہ اور بای موحده کے فتح سے تصغیر زبید بمعنی مسکے ہے مگر موطا میں زبید زید کی تصغیر جو نام مشہور ہے پڑھنا چاہیے **قاعدہ** سلیم ہر جاے کتب ثلثہ میں صیغہ تصغیر سے ہے مگر سلیم بن جبان بروزن طویل **قاعدہ** سلم ہر جاے لفتح سین و سکون لام ہے **قاعدہ** شرج ہر جاے بضم شین محبہ اور آخرین حائے حملہ سے ہے مگر تین شخص کہ سین حملہ مضموہ او جیم سے ہیں شرج بن یونس شرج بن النعمان احمد بن ابی شرج **قاعدہ** سلیمان ہر جاے پیغمبر مشہور کا نام ہے مگر چہ شخص سلمان فارسی و سلمان بن عثمان و سلمان الاعز عبدالرحمن بن سلمان ابو حازم کہ راوی ابو ہریرہ کا ہے اور سلمان بن سلمان ہے ابو رجا و مولای القلاہ او سلمان بن سلمان ہے **قاعدہ** سلمہ ہر جاے فتحات سے ہے مگر دو جاے کسرہ لام سے پڑھنا چاہیے عمرو بن سلمہ الجرمی جو بصرہ کے مسجد کی امام تھے بنو سلمہ قبیلہ انصار سے ہے **قاعدہ** عبیدہ ہر جاے بصیغہ تصغیر ہے مگر جار جاے عبیدہ سلمانی شاگرد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ عبیدہ بن حمید عبیدہ بن سفيان عمار بن عبیدہ الباہلی **قاعدہ** عبادہ ہر جاے بضم عین و تخفیف بائے مگر محمد بن عبادہ ابو سلمیٰ ہستاد بخاری فتح عین سے ہے **قاعدہ** عبثہ ہر جاے لفتح عین و سکون باء

مگر عامر بن عبیدہ جو کتاب سلم کے قبطہ میں ہے دو فتوحوں سے پڑھیں اور بخالد بن عبیدہ **قاعدہ**
 عبادہ ہر جاے لفتح عین و تشدید موحده ہے مگر قیس بن عبادہ کے عین کے ضمہ اور تخفیف باے
 موحده سے ہی **قاعدہ** عقیل لفتح عین و کسرافت ہی مگر تین شخص صیغہ تصغیر سے ہیں -
 عقیل بن خالد شاگرد ابن شہاب زہری یحییٰ بن عقیل بنو عقیل قبیلہ مشہور و معروف ہیں -
قاعدہ واقعہ ہر جاے قاف سے ہی **قاعدہ** نصر کا لفظ اگر معرف بلام ہے تو ضاد و جیم
 سے ہی جیسے البونصر والنصر بن ابحارث اور جوبے لام تعریف کے ہونصر صادمہ سے پڑھنا
 جائیے اور یہ فرق اصطلاحی ہے کہ امتیاز کیواسطے کتابت میں اختیار کیا ہی جیسے عمر اور عمر
قاعدہ عبیدہ و جمید ہر جاے مصغر ہے **قاعدہ** ایلی منسوب ایلیہ سے کہ ایک شہر حدود
 شام میں ہے ہمزہ کافح اور یاے تحتیہ کا سکون اور تخفیف لام سے اور اس صورت سے مشتبہ
 ہوتا ہے الی سے منسوب ابلاہم ہمزہ و باے موحده مضمومہ و تشدید لام سے لیکن صحیحین میں کہوئی شخص
 الی نہیں ہے اور جو آیا ہے اوکی نسبت مذکور نہیں ہوئی جیسے شبان بن فروخ کہ مسلم نے اس سے
 روایت کی ہے مگر اسے الی نہیں کہا **قاعدہ** بزار ہر جاے دوزا می منقوطہ سے ہی یعنی کبڑا بیہ زوالا
 بزد مصدق جو یعنی کیڑے کے ہے مگر دوشخص بزار یعنی اول زاء منقوطہ اور آخر اے بلفظہ اور بزار
 عربی میں تخم فروش کو کہتے ہیں اور اس پیشہ والیکو ہندی میں بزاری کہتے ہیں خلف بن شام بزار
 الحسن بن الصباح بزار **قاعدہ** بصری ہر جاے با می موحده سے ہی شہر بصرہ سے نسبت ہے مگر تین شخص
 نون سے ہیں نسبت بنی نصر سے کہ ایک مشہور قبیلہ ہے مالک بن اوس النصری عبدالواحد بن عبدالنصری سلم
 بن فلان بنی النصر بن **قاعدہ** ابوری ہر جاے ثاء مشبہ سے ہی مگر ابولیلی محمد بن اھلب التوزی
 ثاء ثناء فوقانیہ و تشدید و نسبت توت سے اور خزائی منقوطہ ہے **قاعدہ** جری ہر جاے
 جیم سے صیغہ تصغیر ہے مگر یحییٰ بن ایوب جری فی فتح جیم سے ہی اور یحییٰ بن بشر حریری و ستاد بخاری
 و سلم کا حاء ہلکے فتح سے نسبت حریر سے یعنی ریشم **قاعدہ** سلکی ہر جاے لام کے فتح سے ہی
 اور اہل حدیث کسرہ پڑھتے ہیں او کا جو منسوب ہوئی سلم کی طرف انصار سے **قاعدہ** الہدانی
 سب جائے سکون میم سے ہی نسبت قبیلہ ہمدان سے و لیکن ہمدان میم کے فتح سے ایک شہر کا نام ہے عراق
 میں ہے شہر کے شہر نہیں ہے اور صحیحین میں اس شہر سے نسبت واقع نہیں ہوئی **قاعدہ** فامی محشین کا قاعدہ

کہ راوی کو کنیت اور نسب اور نام اور صنعت کیساتھ ذکر کرتے ہیں اور ان کی غرض سبب کا مل
 احتیاط کا مبالغہ ہے پہلی کہ محض نام کہی مشترک ہوتا ہے اور فقط کنیت ہی کہی مشترک ہوتی ہے تو راوی
 کی تمیز سوا مبالغہ کے ممکن نہیں ہو سکتی بلکہ بعضی جیسے راوی کا نام اور اسکے باپ کا نام ہی مشترک
 ہوتا ہے لکھا ہے کہ خلیل بن محمد حبیہ شخص بین اور انس بن مالک پانچ ہوئے ہیں اور بعضی جیسے راوی کا نام
 اور اسکے باپ کا اور اسکے دادا کا ہی مشترک واقع ہوا ہے جیسے احمد بن جعفر بن محمد ان چار شخص ہیں کہ خود
 اور نانا نام اور ان کے باپ کا نام اور ان کے دادا کا نام متفق واقع ہوا ہے اور محمد بن یعقوب بن یوسف دو شخص
 ہیں ہوئے ہیں اور بعضی بابت کنیت و نسب متفق ہو گئے ہیں ابو عمران جوئی دو شخص ہیں ایک کا عبد
 بن حبیب نام ہے اور دوسرے کا موسیٰ بن سہل اور ابو بکر بن عیاش تین شخص ہیں غرض محدثین کا استفادہ
 راویان نہ سمجھنا چاہیے اور ان کی غرض احتیاط ہی تمیز میں اس لئے کہ راوی ضعیف ثقہ راوی سے مشتبہ
 نہ ہو جائے اور جو دونوں شخص صفت عدالت اور وثوق میں متفق ہوں تو اشتباہ کچھ ضرر نہیں کرتا
 لیکن محدثین کی اس قسم کی تمیز میں ہی تفریع اور اشارے ہیں مثلاً سفیان ثوری اور سفیان بن
 عیینہ کے ایک شیوخ اور شاگردوں سے تمیز ہوتی ہے اور شیوخ اور شاگرد ہی متحد ہوں تو امتیاز
 بہت دشوار ہوتا ہے اور ایسے مقاموں میں محدثیت کا امتحان کرتے ہیں اور نیز بصرفہ میں فن حدیث
 کے دو امام ایک نامہ میں ہوئے ہیں کہ او کو حماد بن کتبہ ہیں حماد بن زید بن درہم اور حماد بن
 سلمہ تو صحیحین میں جس جاسے روایت عابہ کی حماد سے ہو تو جاننا چاہیے کہ حماد بن زید ہے اور اگر
 موسیٰ بن اسماعیل تبزو کی راوی ہو تو حماد بن سلمہ ہے۔ عبد اللہ مطلقاً صحیحین میں صحابہ کے درجہ میں
 عبد اللہ بن محمد الحدیث کے درجہ میں عبد اللہ بن المبارک ہے **قاعدہ** ابو جرحہ جیم درلے علم
 سے شاگرد ابن عباس اور ابو جرحہ حائے مہلہ اور زائے منقوطہ سے ہی شاگرد ابن عباس کے ہیں اور وہی
 سے روایت کرتا ہے تو صراحاً یہ ہے کہ شعبہ حبشہ مطلق ابو جرحہ کہے تو مراد نصر بن عمر ان کے کچھ
 سے ہے اور جو بوقت نسب سے مفید کہے تو مراد ابو جرحہ حائے مہلہ سے ہے واللہ اعلم **قاعدہ** بعضی جا
 ما کا نام باپ کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن بہت غور و تمق سے معلوم ہوتا ہے کہ ما کا نام ہی باپ کا نام
 نہیں ہے چنانچہ حدیث معاذ و معوذہ دو بیٹی عفرہ کے ہیں پس عفرہ نام ان کی ما کا ہے اور
 او کا باپ حارث ہے اور بعضی روایات میں آیا ہے بلال بن حمامہ اور وہ بلال بن رباح ہے خادم

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسکی ماکا نام تھا ہے اور نیز صحیحین میں آیا ہے عبد اللہ بن محمد بن
 اور محمد بن ماکا نام ہے اور اب کا نام ماکا ہے اور بعضی جگہ جمع کر کے کہا ہے عبد اللہ بن ماکا بن محمد بن ماکا
 اسکی ماکا نام کو دادا کے نام سے مشتبہ ہوتا ہے اسلئے یہ مقرر کیا ہے کہ لفظ ماکا کے درمیان اور محمد بن کی
 ابن کا الف قائم رہیں ماسقط نہ کریں تاکہ معلوم ہو کہ صفت عبد اللہ کی ہے ماکا کے صفت نہیں اور جسے
 محمد بن حنفیہ کہ اسکی پدر بزرگوار حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ ہیں اور حنفیہ اسکی ماکا کی طرف نسبت
 کہ اوکا نام خود بنت جعفر ہے اور جعفر یا مکہ کے سردار اور بنی حنفیہ کے سید تھے اور جیسے اسمعیل بن علیہ
 اسکی باپ کا نام ابراہیم ہے اور نسبت آدمی کی اسکی جد سے کتب حدیث میں بلکہ عرب کے محاورات میں
 بہت مشہور ہے اور جاری ہے چنانچہ ابنا ابن عبد المطلب اسکی گواہ ہے اور عجیب یہ کہ کبھی دادی سے
 نسبت کرتے ہیں جیسے لیلیٰ بن مہنیہ صحابی کہ مہنیہ اسکی دادی کا نام ہے اور بشر ابن الخصاصہ بھی
 باب سے ہر اور جو منسوب جد سے ہیں وہ بہت ہیں جیسے ابو عبیدہ بن الجراح کہ اون کے باپ کا نام
 عبد اللہ بن الجراح ہے اور جیسے ابن جریج کہ اوکا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے اور احمد بن
 حنبل ان کے باپ کا نام محمد ہے اور کبھی بنتی سے نسبت کرتے ہیں بنتی کہتے ہیں کیونکہ بیٹا بنالینے کو جیسے
 مقداد بن الاسود اصل مقداد بن عمرو بن ثعلبہ الکندی ہے اون کو اسود بن عبد غوث زہری قرشی
 نے پرورش کیا اور بنتی بنایا اسے منسوب ہوئے اور جیسے حسن بن دینار اصل مین حسن بن واصل
 اور دینار اسکی ماکا خاندان ہے **فایم** اور یہ بھی جان لینا چاہئے کہ حدیث کی کتابوں کے طرح
 طرح کے طریق میں ایک قسم کو جامع کہتے ہیں اور محدثین کے اصطلاح میں جامع وہ ہے کہ جس میں سب
 اقسام کی حدیثیں ملین یعنی حدیثیں عقائد کی اور حدیثیں احکام کی اور حدیثیں رفاقی اور حدیثیں
 کھانے پینے اور سفر و قیام و فروع کی آداب کی اور حدیثیں جو تفسیر سے متعلق ہیں اور حدیثیں جو
 دوسری ہیں اور حدیثیں فتن کی اور حدیثیں مناقب و مثالب کی اور علمائے حدیث نے ان اہم
 فنون کی جدا جدا ایک ایک فن کے ہی کتاب میں تصنیف کی ہیں تو عقائد کی حدیثوں کا نام علم
 والصفات رکھا ہے اور ابوبکر بن خرمیہ نے کتاب التوحید لکھی ہے اور بیہقی نے ہی کتاب الاسماء
 لکھی ہے اور کتاب احکام کا نام سنن ہے کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک موافق فقہ کے
 کتاب

جامع

علم التوحید
والصفات

رسالہ الاول

بازارِ نافہ

بازارِ نافہ

بازارِ نافہ

امام احمد و حاکم بن ابی یوسف اور ابی داؤد جماعت نے کتاب الترمذی جدا لکھی ہے اور احادیث ادا کا نام
 نام آج ہے اس فن میں بخاری کی بڑی ایک کتاب ہو کہ اسے کتاب الالبغیہ کہتے ہیں اور احادیث
 متعلقہ تفسیر کو تفسیر کہتے ہیں تفسیر ابن مردودہ و تفسیر زبیری اور تفسیر ابن جریر وغیرہ حدیث کی تفسیر ہیں
 بہت مشہور ہیں اور کتاب دُمشق شیخ جلال الدین سیوطی کی سب کی جامع ہے اور تاریخ و سیر کی
 حدیثوں کی دو قسمیں ہیں کہ جو متعلق پیدائش آسمان و زمین و حیوانات و جن و شیاطین و
 ملائکہ و انبیاء سابقین اور پہلی امتیں اس قسم کو بَدَءُ الخلق کہتے ہیں اور جو متعلق ذات مبارک
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آپ کے صحابہ کرام و آل عظام سے ہیں ابتداء سے تو لکھا گیا
 رسالت سے آپ کی وفات شریف تک اسے سیر کہتے ہیں سیرۃ ابن اسحاق اور سیرۃ ابن ہشام اور
 سیرۃ ملا عمر و بہت کتابیں اس باب میں تصنیف ہیں اور بالفعل صحیح نسخہ و فتنۃ الاحباب کا میر
 جمال الدین محدث حسینی کا اگر لجاے الحاق و تحریف سے خالی تو اور سب تصنیفات سے اس باب میں
 بہتر ہے اور ملایج النبوة شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اور سیرت شامیہ اور مواہب لدنیہ بہت
 بڑی کتب سیر میں ہیں اور احادیث فتن کا نام علم الفتن ہے نعیم بن حماد نے کتاب الفتن بہت
 لکھی جو بڑی لکھی ہے اور اس میں ربط یا بس لایا ہے اور فزون کی اس باب میں بہت تصنیفیں ہیں
 اور احادیث مناقب اور شائبہ کو علم المناقب کہتے ہیں اس باب میں بھی تصنیفیں متعدد اور قسم کی ہیں
 اور بعضی محدثین نے خاص مناقب یعنی آلِ احماب کے جدا لکھے ہیں کسی غرض کے سبب جو متعلق ہو
 جیسے مناقب قریش مناقب الانصار و مناقب العشرة المبشرۃ کہ تصنیف محبت طبری کی ہو اور کا
 نام ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ اور ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ اور حلیۃ الکمیت
 فی مناقب اہل البیت اور دیلمی ج فی مناقب الازواج اور بہت کتابیں خلفائے راشدین کے
 مناقب میں تصنیف ہیں اور خصوصاً القول النصاب فی مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب
 اور القول الجلی فی مناقب المومنین علی بن ابی طالب نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں
 بڑا رسالہ لکھا ہے اور شام کے نو صوبے بسبب اپنی فطرۃ لعصب کے اور عادات کے اسی
 دمشق میں اس عمل پر شہید کیا رحلہ مد علیہ تو جامع وہ ہے کہ ان فنون میں سے سب کا نمونہ
 کہے جسے جامع بخاری اور جامع ترمذی اور صحیح مسلم سرچند ان فنون کی حدیثیں کہتی ہے

لیکن جو حدیثیں تفسیر و قرأت سے متعلق ہیں وہ اوس میں نہیں اسی سبب اس کو جامع نہیں کہتے اور دوسری قسم احادیث کی مسایذ ہر اور سند محدثین کی اصطلاح میں وہ ہر کہ حدیثیں صحابہ کی ترتیب پر ذکر کریں موافق حروف تہجی کے یا موافق سابقہ اسلامیہ کے یا موافق شرف نسب کے پس اگر حروف تہجی پر جمع کریں تو حدیثیں مرویہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مقدم لکھیں اور احادیث اسامہ بن زید انس بن مالک و علی بن ابی القیاس اور صحابہ کبار کی حدیثوں سے مقدم لکھیں گے اور اگر موافق سابقہ اسلامیہ لکھیں گے عشرہ مبشرہ کو مقدم لکھیں گے اور خلفائے راشدین کو خلافت کی ترتیب پر سب سے پہلے ذکر کریں گے اس کے بعد اہل بدر و اہل حدیبہ بعد ازاں مسلمۃ الفتح اسکے بعد عورتیں صحابہ میں مذکور ہوں گی اور ازواج مطہرات کو سب عورتوں پر مقدم رکھیں گے اور نساء مطہرات یعنی صاحبزادیوں سے روایت احادیث واقع نہیں ہوئی مگر قدر قلیل حضرت انس بن مالک سے اسلئے کہ اکثر صاحبزادیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو داخل ہشت بہمن اور حضرت سید النساء بقدر جہم مینے آپ کے بعد دنیا میں رہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جالمین تو روایت کی فرصت نہیں پائی اور جو قبائل و نسب پر سند ترتیب کریں پہلے مساند بنی ہاشم کی خصوصاً حنین امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کریں اسکے بعد جو قبیلہ بہت قریب ہو نسب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے مقدم کریں گے تو احادیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی احادیث سے مقدم ہوں گی اور حدیثیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی مقدم ہوں گی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیثوں سے علی بن ابی القیاس سب سے زیادہ مستحکم ہیں اور مجمع محدثین کی اصطلاح میں وہ سب سے حدیثیں شیوخ کی ترتیب پر ذکر کریں اور یہاں بھی شیخ کی وفات کا تقدم اعتبار کریں گے یا موافق حروف تہجی کے ترتیب دیتے ہیں یا موافق فضیلت اور علم و تقویٰ کے تقدم میں ترتیب کرتے ہیں لیکن اکثر حروف تہجی پر ترتیب کرتے ہیں اور معاجم ثلثہ طبرانی کی اسی قسم سے ہیں اور چوتھی قسم ابواہد میں اور جزو محدثین کی اصطلاح میں وہ ہے حسین ایک خاص شخص کے مرویہ حدیثیں ہوں خواہ وہ شخص خاص صحابہ کے طبقہ میں ہو یا اولیٰ کے بعد معاجم جزو حدیث ابی بکر و ابو بکر صدیق مالک و علی بن ابی القیاس اس قسم کا بہت ہیں۔

اور کسی جن مطالب کا جامع ذکر میں بیان ہی ایک مطلب جزئی کو اختیار کرتے ہیں اور اس میں ایک بہت بڑی کتاب تصنیف کرتے ہیں جیسے باب النیتہ کی ابو بکر بن ابی الدینانے بڑی کتاب لکھی ہے اور باب رویۃ اللہ کی ابوحری نے تصنیف کیا ہے اور ذم و نیا کی بھی ابن ابی الدینانے بڑی کتاب لکھی ہے اور علی ہذا القیاس بہت رسالے جزئیہ جوامر جزئیہ مطالب ثنائیہ مذکور کے بہت تصنیف میں اس قدر کہ حد و شمار بشر کی طاقت سے باہر ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی رسالی تصنیف کرنے میں بہت وسعت رکھتے ہیں اور ایک قسم اور یہی حدیث کی کتابوں کے کہ انکو اربعین چل حدیث کہتے ہیں ایک بات میں یا متفرق بابوں میں ایک سند سے یا بہت سند سے جمع کرتے ہیں اور اربعین بھی بی شمار ہیں دیکھی اور شنی جاتی ہیں تو تصانیف احادیث کی چوتھیں ہیں جو اسے مستند - معتمد - اجزاء - رسائل - اربعینات اور سالون کو کتابیں ہی کہتے ہیں اور دوسرا امر یعنی احتیاط معانی کے سمجھنے میں حدیث شریف کے تو اس کے مادے بھی پہلے امر کے تحقیق سے معلوم ہوئے اس واسطے کہ مشرق الاثر جمعین اور مؤطا کی احادیث کے معانی کے واضح ہونے کو کافی ہے اور جامع الاصول کتب ستہ کو کافی ہے اور مجمع البحار شیخ مخوطا ہر کے تمام حدیث کی کتابوں کی تحقیق کو یعنی چاروں طبقہ کی حدیثوں کو کافی ہے اور شرح عبدالرؤف منادی کی بھی شیخ جلال الدین سیوطی کی جامع صغیر پر اکثر احادیث کو کافی ہے لیکن اس قدر جان لینا چاہیے کہ احادیث کی شرح و توجیہ میں گونا گون کلام و طب یا بس بہت وقوع میں آیا ہے اب اوں شخصوں کو جاننا چاہیے جو اس باب میں محل اعتماد ہیں اور انکی کتابوں اور تصنیفوں سے فائدہ حاصل کرنا چاہیے امام نزوی اور محیی السنۃ بغوی اور ابوسلمان خطابی علماء شافعیہ میں سے بہت معتمد علیہ ہیں اور انکا کلام متین اور مضبوط واقع ہے خصوصاً شرح السنۃ بغوی کی حدیث کی فقہ اور مشکلات کی توجیہ میں کافی و مشافی ہے اور شرح صحیح و مشکوٰۃ کی اس کتاب کے حاصل ہے اور شرح صحیح مسلم امام نووی کے ہے اور معالم شرح ابوداؤد خطابی کی ہے اور تلحاوی علماء حنفیہ میں سے احادیث کی شرح میں سردار اور پیشوا ہر اسکی کتاب معانی الآثار اس باب میں حنفیوں کی دستاویز ہے اور عبدالبر علماء مالکیہ سے مقدم اس جماعت کا ہے اور کتاب التذکار اور تمہید اسکی اس باب میں اسکی

یادگار ہر کتبہ حدیث کے مترجم بہت ہیں کہ ان کے ناموں کے اور ان کے کتابوں کی شمار ہر وقت غفلت میں ممکن نہیں اور ہر ایک کے سخن کی اور ہر روش ہی مگر وہ سبلاہ نہیں چند شخصوں سے آخذ و مستفید ہیں جبکہ ذکر ہوا تو اگر اس جماعت کی کتابیں ہاتھ آئیں تو متاخرین کی نشوونما و تکلفات بارہ کی کچھ حاجت نہ رہے اور احادیث کے معانی کی فہم اور ان کے درمیان جو تضاد ہے اُس کے دفع اگر نیکو حضرت والدہ ماجدہ قدس سرہ نے قواعد عجیبہ اور فوائد غریبہ کہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اگر فرصت حاصل ہوئی تو کچھ اس سیر نقل کر کے اس برادر کو میسر بھیجے جائیں گے اور کتاب المغنیث فی مختلف الحدیث بھی نمونہ کو خوب ہی مطلب مقصود فصل اول سے فارغ ہوئے تو اب دوسرے فصل کے مطالب سے مشغول ہونے ہیں دوسری فصل علم حدیث کی سند ذکر میں جانا چاہیے کہ اس فقیر نے اس علم کو مثل مصباح و مشکوٰۃ و سوسنی شرح موطا کہ ان کی تصنیف سیرے و حصین و شمائل ترمذی ان کی خدمت سے یعنی حضرت والدہ ماجدہ قدس سرہ سے فرامہ و ساما تحقیق و تفتیش کو ساتھ لے لیا ہے اور قدرے صحیح بخاری کہ اوائل سے ہی بطریق درایت کے ان سوسنیہ اور صحیح مسلم اور صحیح ستہ السنہ سماع غیر منتظم رکھنا ہی اسطور کہ طالب علم ان کے حضور بڑھتے تھے اور یہ فقیر بھی حاضر ہوتا تھا اور ان کی تحقیقات اور تفتیحات کو سننا بہا بہانہ کہ بہت بلکہ معتبر حدیثوں کے معانی سمجھنے میں اور سندوں کے دقیقہ دریافت کر لینے اللہ تعالیٰ کو فضل سے حاصل ہو گیا اُس کے بعد بنا برسم ان کے یاروں سے جیسے شاہ محمد عاشق رح پهلوی اور خواجہ محمد امین ولی اللہی ج سے بھی اجازت حاصل کئے اور شاہ محمد پهلوی سماع اور قراءہ میں شیخ محمد قدس سرہ سیر اور ان کے سوا اور شائع ترین محدثین سے ان کی شریک و رفیق تھے اور حضرت والدہ ماجدہ قدس سرہ نے اپنی ملک میں بعضی کتب حدیث مثل مشکوٰۃ و صحیح بخاری اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں بطریق درایت کے اس علم کو اخذ کیا تھا اور ان کی سند بوسطہ میر محمد زاہد کے ملا جلال الدین دوانی کو پہنچتی ہے اور ان کی سند حدیثہ الہامیہ بہودج العلوم کی تفصیل سے مذکور ہے اور نیز فقیر کے حضرت والدہ ماجدہ نے حاجی محمد افضل سے جو اس ملک کے صاحبِ سند تھے اجازت حاصل فرمائی تھی اور ان کی سند بھی ان کے رسالوں میں مذکور ہے آخر کو حضرت والدہ ماجدہ مدینہ منورہ میں اور مکہ معظمہ میں بڑے بڑے اجلہ شائع ترین سیر اس علم کو پورا پورا اور کمال حاصل کیا

دوسری فصل علم حدیث کی سند کے ذکر میں

یہ تصنیفات شاہ والدہ ماجدہ رحمہ اللہ

اور اکثر انکو استفادہ خاج حضرت شیخ ابوطاہر مدنی قدس سرہ سے ہوا کہ وہ اپنے زمانہ کے یگانہ تہی
اسی باب میں محمد السدی علیہ السلام و مشائخہ آحسن اتفاق سے ہی یہ امر کہ شیخ محمد ابوطاہر قدس سرہ
مسلک سند صوفیوں اور عارفوں سے شیخ زین الدین ذکر یا الفزاری تک کہتے ہیں اور وہ سند
ہے کہ شیخ ابوطاہر نے اخذ کیا اپنے والد شیخ ابراہیم کروی سے اور انہوں نے شیخ احمد شاشی سے
اور انہوں نے شیخ احمد شتاوی سے اور انہوں نے اپنے والد شیخ عبدالقدوس شتاوی سے
اور نیز شیخ محمد بن ابی الحسن بکری سے اور نیز شیخ محمد بن احمد رملی سے اور نیز شیخ عبد الرحمن بن عبد
بن قہد سے اور ان سب نے بڑے مشائخ عارفین باللہ سے اور شیخ عبدالقدوس نے شیخ ابن حجر
مکی سے اور شیخ عبدالوہاب شراوی سے اور ان دونوں نے شیخ الاسلام زین الدین زکریا
الفزاری سے اور شیخ محمد بن بکری سے انہوں نے ابو الدعارف باللہ ابی الحسن بکری سے اور
انہوں نے شیخ زین الدین زکریا اور اسی طرح محمد رملی نے اپنے والد سے اور زین زکریا سے
اور شیخ عبدالرحمن بن عبدالقادر بن قہد نے اپنے چچا جابر اللہ بن قہد سے انہوں نے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اور نیز شیخ ابوطاہر قدس سرہ نے شیخ حسن عجمی سے اخذ و استفادہ کیا اور شیخ حسن عجمی
شاگرد شیخ عیسیٰ مغربی کے یہ شاگرد شیخ محمد بن علا بابلی کے یہ شاگرد شیخ سالم سنہوری کے ہیں
اور سالم سنہور کے شیخ نجم الدین غیطی سے حاصل کیا اور نجم الدین غیطی نے شیخ الاسلام زین
الدین زکریا الفزاری سے اخذ کیا اور نیز شیخ عیسیٰ مغربی نے بہت واسطوں سے شیخ جلال الدین
سیوطی سے اخذ کیا اور نیز حضرت شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد غلی سے جو کہ اپنے زمانہ کے
بہت بڑے عالم تھے اخذ کیا اور شیخ احمد غلی نے شیخ سلطان زراچی سے اور انہوں نے
شہاب الدین خلیل مکی سے اور انہوں نے شیخ محمد مقدسی سے اور انہوں نے شیخ
زین الدین زکریا سے اور نیز حضرت شیخ ابوطاہر نے شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے
اخذ کیا اور یہ شیخ احمد غلی کے معصرون میں سے تھے اور شیخ احمد غلی کے مشائخ
سے اخذ کیا اور نیز شیخ ابوطاہر نے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی
سے الحاصل ہر ایک ان عزیزوں میں سے دو واسطے یا تین واسطے سے طرُق
کثرت سے استفادہ کیا اور نیز زکریا اور شیخ طاهر (الدین) سیوطی و شمس الدین

سخاوی و عبدالحق سنباطی و سید کمال الدین محمد بن حمزہ کھنکھی، مین اور ہر ایک ان کو
 سے حافظ اور اپنے وقت کے مستند تھے اور ان کی تصنیفیں دائرہ سائر اور انکی سندیں آفاق
 میں مشہور و معروف ہیں اب چند کتاب مین بطریق نمونہ کے کہی جاتی ہیں اور باقی اسانید مشہور
 و وجہ متکثرہ ہر ایک کتاب کے کتاب الارشاد الی جماعت الاسناد جو تصنیف حضرت والد ماجد قدس
 سرہ کی ہے اسکو جو الکیا جاے **کتاب الموطا** والد ماجد نے تمام شیخ محمد و خداوند کی
 برگذرائی اور انہوں نے اپنے والد شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی پر اور سند شیخ ابن سلیمان کی
 کتاب صلوٰۃ الخلف مین مذکور ہے اور نیز شیخ محمد و خداوند نے یہ کتاب شیخ حسن عجمی سے حاصل کی
 اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے اخذ کی اور ان دونوں بزرگوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے
 اور انہوں نے شیخ سلطان محمد بن احمد مزاحمی سے اور مزاحم ایک گاؤں ہے زائے منقوطہ کی تشدید
 سے متعلق مصر کے اور شیخ سلطان نے شیخ احمد بن خلیل بکلی سے اور بکلی ایک گاؤں بمصر
 اور انہوں نے شیخ محمد نجم الدین بن احمد غنیمی اور غنیمہ بھی ایک مصر کا گاؤں ہے اور انہوں نے
 شیخ شرف الدین عبدالحق بن محمد سنباطی سے اور انہوں نے شیخ ابو محمد حسن بن محمد بن
 ایوب حسنی لائبہ سے اور انہوں نے اپنے چچا حسن بن ایوب لائبہ سے اور انہوں نے ابو عبد
 محمد بن جابر فاویاشی سے اور فاویاش ایک شہر کا نام ہے مغرب مین اور انہوں نے شیخ ابو محمد
 عبداللہ بن محمد بن مارون قرطبی سے اور قرطبیہ بضم قاف و طائے مہملہ و بایں موحده ایک شہر
 ہے اندلس مین اور انہوں نے قاضی ابوالقاسم شیخ احمد بن یزید قرطبی سے اور انہوں نے شیخ محمد
 بن عبدالرحمن بن عبدالحق خربجی قرطبی سے اور انہوں نے شیخ محمد بن فرج مولیٰ ابن الطلائع سے
 اور انہوں نے قاضی ابوالوید یونس بن عبداللہ بن معین صفار سے اور انہوں نے ابو عیسیٰ یحییٰ
 بن عبداللہ بن یحییٰ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے چچا عبداللہ بن یحییٰ سے اور انہوں نے اپنے باپ
 یحییٰ بن یحییٰ لیبی مضمودی اندلسی سے جو بڑے شاگردوں سے حضرت امام مالک رح کے تلمیذ
 اور ان کے مذہب کے رواج کے وہ باعث ہوئے مغرب زمین مین اور یحییٰ بن یحییٰ نے بہر کتاب
 امام مالک سے اخذ کی اور صاحب دست دوم مین اور مضمودہ ایک قبیلہ کا نام ہے بربر سے جو مغرب
 زمین مین رہتے ہیں اور سوا اس سند کے اس کتاب کی اور بہت سند مین بھی ہیں جو کتاب

سند کتاب الموطا

نسخہ

نسخہ

نسخہ

الی مہات الاسناد میں مذکور ہیں لیکن یہ سب سلسلہ ہے سماع و قرات میں بخلاف اور
 سندوں کے کہ ان میں اکثر مقام فقط اجازت پر اکتفا کیا ہے صحیح البخاری حضرت شیخ
 ابوطاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کروی سے پڑھی اور انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے
 اور انہوں نے شیخ ابوالموہب احمد بن عبدالقدوس شتادی سے اور انہوں نے شیخ
 شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رمی سے اور انہوں نے شیخ الاسلام ابویحییٰ احمد زکریا بن
 محمد الضاری سے اور انہوں نے شیخ شہاب الدین بن علی بن حجر کثانی عسقلانی سے جو
 صاحب فتح الباری شرح صحیح البخاری کے ہیں اور انہوں نے شیخ زین الدین ابراہیم بن احمد
 تنوخی سے اور انہوں نے ابوالعباس احمد بن ابی طالب حجار یعنی حجر فردش سے اور انہوں
 نے شیخ سراج الدین حسین بن مبارک حنبلی زبیدی سے اور زبید ایک شہر مشہور ہے میں
 میں دریاے شور کے کنارے پر اور انہوں نے ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب
 سجوی ہمدانی سے اور انہوں نے ابوالحسن عبدالرحمن بن مظفر بن محمد بن داؤد داؤدی
 سے اور انہوں نے ابو محمد عبداللہ بن احمد سرخسی سے اور انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن یونس
 بن مظفر بن صالح بن بشیر البغوی فربر کسرفاء وفتح راء و سکون اے موحده ایک گاؤں
 جو توالیم بخاری اسم اور یہ محمد بن یونس بڑی شاگرد رشید ہیں بخاری کے اور بخاری کی طرف سے مشہور ہوا ہے
 اور بہت باپائی اور انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن خیرہ بن برزیتہ الجعفی مولیٰ حفص بن
 ابوالواث سے برزیتہ بفتح باے موحده اور سکون راء اور کسر دال مہلتین اور سکون زائے معجب
 اور فتح باے موحده اسکے بعد اے لغت پہلوی قدیم ہے بمعنی کارندہ اور مزاج حنفی
 جیم کا ضمہ عین ساکن مہملہ اور فایہ سب سلسلہ ہے سماع میں اول سے آخر تک صحیح مسلم حضرت
 شیخ ابوطاہر نے اسے اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ ابراہیم کروی سے اخذ کیا اور انہوں نے
 شیخ سلطان فراخی سے اور انہوں نے شیخ شہاب الدین بن خلیل مکی سے اور انہوں نے
 نجم الدین غمیٹی سے اور انہوں نے شیخ زین الدین زکریا سے اور انہوں نے شیخ ابن حجر
 عسقلانی سے اور انہوں نے شیخ صلاح بن ابی عمر مقدسی سے اور انہوں نے شیخ
 فخر الدین ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالواحد مقدسی سے جو ابن البخاری مشہور ہیں

سند صحیح بخاری

ابن ابی

محمد بن

ابن ابی

اور انہوں نے شیخ ابو الحسن مؤید بن محمد طوسی سے اور انہوں نے فقیہ الحرم ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن
 احمد فراوی سے اور انہوں نے امام ابو یحییٰ عبد اللہ الثعالفی بن محمد فارسی سے اور انہوں نے ابو احمد بن محمد
 بن عیسیٰ جلودی نیشاپوری سے اور انہوں نے ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ جلودی سے
 نسبت ہر طرف جمع جلد کے اسلئے کہ پہنشا پور میں جلودیوں کے محلہ میں رہتے تھے اور انہوں نے
 مؤلف کتاب ابو یحییٰ بن مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری سے سنن ابی داؤد کو حضرت شیخ ابو طلحہ
 نے شیخ حسن عجمی سے اخذ کیا اور انہوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے انہوں نے شیخ شہاب الدین احمد
 بن محمد بن خفاجی سے اور انہوں نے بدر الدین حسن کرخی سے جو مسند وقت تھے اور انہوں نے
 حافظ ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اور انہوں نے شیخ محمد بن مقبل حلبی سے اور انہوں نے
 شیخ صلاح الدین بن ابی عمر مقدسی سے اور انہوں نے ابو الحسن فخر الدین علی بن محمد بن احمد
 بن البخاری سے اور انہوں نے مسند الوقت ابو حفص عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی سے
 اور انہوں نے دو بزرگوار شیخوں سے ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی سے اور ابو الفتح مفلح
 بن احمد بن محمد دمی سے نسبت ہر دو متہ الجندل جو موضع ہے حد شام و عراق میں فاصل
 جبین قصۃ حکیم کا ہوا ہے اور ان دونوں شیخوں نے حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت
 خطیب بغدادی سے جو صاحب تاریخ بغداد ہیں اور علم حدیث میں بی شمار تصانیف کہتے
 ہیں اور انہوں نے ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ماشمی سے اور انہوں نے ابو علی محمد بن
 احمد کوٹوسی سے اور انہوں نے صاحب الکتاب ابو داؤد سلیمان بن شعف سجستانی سے
 جامع ترمذی حضرت شیخ ابو طاهر نے حضرت شیخ ابراہیم گروی سے اور انہوں نے
 شیخ سلطان مزاحی سے اور انہوں نے شیخ شہاب الدین احمد بن خلیل بسکی سے اور
 انہوں نے شیخ نجم الدین محمد عیسیٰ سے اور انہوں نے شیخ زین الدین زکریا بن محمد
 انصاری سے اور انہوں نے شیخ عز الدین عبد الرحمن بن محمد بن خراث قاہری حنفی سے
 اور انہوں نے محمد بن ابی یحییٰ بن کرخی سے مضافہ لفظ میم ایک شہر مشہور ولایت ایران
 میں اور انہوں نے شیخ فخر الدین ابن البخاری سے اور انہوں نے شیخ عمر بن طبرزد بغدادی
 اور انہوں نے شیخ ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سہیل کرخی سے کرؤخ

سنن ابی داؤد

سنن ترمذی

کان کے فتح اور راسے پہلے کے ضمیمہ سے تحفہ سے نوازی ہرات میں ایک شہر ہے اور یہ شیخ
 ابو الفتح صاحب نسخہ ترمذی ہے اور انہوں نے قاضی ابو عامر محمود بن قاسم بن محمد ازودی سے
 اور انہوں نے شیخ ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ بن ابی الجراح جرجانی مروزی سے نسبت
 ہے طرف مروزشاہچان کے جو ایک شہر مشہور ہے خراسان میں اور انہوں نے ابو العباس
 محمد بن احمد بن مجبوزی سے اور انہوں نے صاحب الکتاب ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ
 بن سوہ بن موسیٰ ترمذی رحمہ اللہ سے۔ سنن صغریٰ النائی حضرت شیخ ابو طاهر نے
 شیخ ابراہیم کرؤی سے اور انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اور انہوں نے شیخ عبد القدوس
 شنادی سے اور انہوں نے شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے اور انہوں نے
 شیخ زین الدین زکریا سے اور انہوں نے شیخ عزالدین بن عبد الرحیم بن محمد بن
 الفرات سے اور انہوں نے عمر ابن ابی الحسن مزاعی سے اور انہوں نے فخر الدین بن
 البخاری سے اور انہوں نے ابی المکارم احمد بن محمد بٹان سے نسبت ہے طرف عمل لبہ کے
 اور انہوں نے ابو علی حسن بن احمد حداد سے اور انہوں نے قاضی ابو نصر بن احمد بن حسین
 کاس سے اور انہوں نے حافظ ابو بکر عرف ابن اسحاق احمد بن محمد بن سہتی دبوری سے جو بڑے
 عمدہ محدثین ہیں اور کتاب المجاہدۃ الدبوری انکی تصنیفات میں ہے اور انہوں نے مؤلف
 کتاب حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شہت بن علی النائی سے نسبت ہے انکی طرف کہ ایک
 شہر مشہور ہے خراسان میں قریب ابیوز کے۔ سنن ابن ماجہ اوس سند سے ہے جو سنن
 النائی میں مذکور ہوئے شیخ زین الدین زکریا تک اور انہوں نے شیخ ابن حجر عسقلانی سے
 اور انہوں نے ابو الحسن علی بن ابی المجدد مشقی سے اور انہوں نے ابی العباس جبار سے
 اور انہوں نے انجیب بن ابی السادات سے اور انہوں نے حافظ ابو زرعہ طاہر بن محمد
 بن طاہر مقدسی سے اور انہوں نے فقیہ ابی منصور محمد بن الحسن بن احمد متوفی الفزوی سے اور انہوں نے
 ابو طلحہ قاسم بن منذر خطیب سے اور انہوں نے ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بکر القطان سے
 اور انہوں نے مؤلف الکتاب ابو عبد اللہ محمد بن زید عرف ابن ماجہ ترمذی بفتح قاف و سکون
 ناسے مجہد ایک شہر مشہور کا نام ہے عراق عجم میں اور ماجہ لقب ہے والد کا ابو عبد اللہ کے

سنن صغریٰ النائی

ابو عبد اللہ بن ماجہ

سنن ابن ماجہ

نذیر المصباح

نذیر المصباح

نذیر المصباح

نذیر المصباح کے جملہ نامہ اور انکی مان کا اور جیم کی تحف سے پڑنا چاہیے نہ تشدید سے اور
واقع ہوئی میں اس میں بہت غلطیاں - مشکوٰۃ المصابیح حضرت شیخ ابوطاہر نے جیم
ابراہیم کروی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں نے شیخ احمد بن عبد القدوس شتاوی
سے انہوں نے سید محمد بن سید جعفر نیر والی سے انہوں نے شیخ محمد سعید عرفی میرکلاں سے
جو اپنے وقت میں شیخ مکہ تھے انہوں نے سید سلیم الدین میرک شاہ سے انہوں نے اپنے
والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء الدین سید غیاث الدین فضل الدین سید عبد الرحمن
سے انہوں نے اپنے چچا عالی مقداد سید اہیل الدین عبد الدین عبد الرحمن بن عبد اللطیف
بن جمال الدین یحیی شیرازی حسینی سے انہوں نے منذوق و محدث عصر شرف الدین
عبد الرحیم بن عبد الکریم حیربی صدیقی سے انہوں نے علامہ عصر امام الدین مبارک شاہ
سادجی صدیقی سے انہوں نے مؤلف کتاب فی الدین محمد بن عبد الدین خطیب تبریزی
حسن حصین حضرت شیخ ابوطاہر نے شیخ ابراہیم کروی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے انہوں نے شیخ احمد بن عبد القدوس شتاوی سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد بن محمد
رملی سے انہوں نے شیخ زین الدین زکریا انصاری سے انہوں نے حافظ وقت تقی الدین
محمد بن محمد بن محمد قشاشی کئی سے انہوں نے مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد جزری
شافعی سے زاد الدین نے درجا تہسم و افاض علیہنا من برکاتہم آمین

خاتم کذب و وضع کی علامتوں میں

جاننا چاہیے کہ حدیث کی وضع اور کذب راوی کی علامتیں کئی چیزیں ہیں اول یہ کہ
تاریخ مشہور کے خلاف روایت کرے جیسے یون روایت کرے کہ عبد الدین مسعود نے
جنگ صفین میں ایسا کہا حالانکہ عبد الدین مسعود نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت
میں وفات پائی ہے اور اسی قسم ہے یہ شعر شعر درجی چون معاویہ گبرخت : خون
بے بہ بہیدہ رخت : اس قسم کے موضوعات تو ادنی تا مل و تسبیح سے پہچان سکتے ہیں
دوسرے یہ کہ راوی رافضی ہو اور صحابہ کے طعن میں حدیث روایت کرے یا ناجی ہو اور
اہل بیت کے مطاعن میں حدیث روایت کرے اور علی بن ابی القاسم لیکن یہاں تا مل کرنا چاہیے

اگر وہ راوی منفرد ہے اوس حدیث میں اوسکا اعتبار نہ کرنا چاہیے اور اگر اوس ہی روایت
 کریں قبول کرنا چاہیے اور اوسکی توجہ و تاویل میں فکر کرنا چاہیے تاکہ یہ کہ ایسی چیز
 روایت کرے کہ سب مکلفین پر اوس کی معرفت اور اوس پر عمل فرض ہو اور وہ اس روایت
 میں منفرد ہو یہ بڑا قرینہ قوی ہے حدیث کی وضع اور کذب پر چوتھے یہ کہ وقت
 و حال قرینہ ہو اوس کے کذب پر جیسے غیاث ابن میمون کو اتفاق ہوا کہ مہدی خلیفہ
 عباسی کے مجلس میں حاضر ہوا اور وہ کہو تراڑنے میں مشغول تھا تو حدیث روایت
 کی کہ **كَلَّا سَبَقَ الْإِسْلَامُ خُفَّتْ أَوْ لُفَّتْ أَوْ حَافِرٌ أَوْ حَتَّاجٌ** لفظ حجاج اپنے
 طرف سے بڑھا دیا مہدی کی خوشامد کی واسطے۔ پانچویں یہ کہ مقتضی عقل و شرع
 کے مخالف ہو اور شرع کے قواعد اوس کی تکذیب کریں جیسے قضاے عمری اور
 اوس کے مانند اور جیسی روایت کریں **كَلَّا تَاكُلُوا الْبَيْضَ حَتَّى تَذْجُوهُ** چھٹے یہ
 حدیث میں قصہ ہوا مرحسی و حق سے ایسا کہ اگر وہ فی الحقیقت مستحق ہوتا تو نہ ہار و نہ
 اوسے نقل کرتے اوسکی مثال جیسے کوئی کہے کہ آج جو جمعہ کا روز ہے خلیفہ کو برسر منبر اڑا
 اور اوسکی کھال اوتاڑا لی حالانکہ وہ ہی راوی اس قصہ میں منفرد ہوا اور کوئی دوسرا
 روایت نہ کرے ساتویں رکاکت لفظ و معنی کی مثلاً ایک لفظ روایت کرے کہ عربیت کے
 قواعد سے درست نہ ہو یا ایسے معنی جو مناسب شان نبوت اور وقار کے نہ ہوں آہوین
 افراط و عید میں سخت گناہ صغیرہ پر یا افراط و عہد میں بہت بڑے قلیل عمل پر جیسے
مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَلَّمَ سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ وَفِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ أَلْفَ
بَيْتٍ وَفِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ أَلْفَ سَرِيرٍ عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ جَارٍ بلکہ اس طرح کی حدیثوں کو خواہ ثواب میں ہوں خواہ عذاب میں موعود
 چاہیے پہچاننا۔ نویں یہ کہ قلیل عمل پر ثواب حج و عمرہ کا ذکر کریں دسویں یہ کہ یکو
 عالمان خیر سے انبیاء کے ثواب کا وعدہ کرے یکے کے ثواب سبعتین نبیاء
 اور اسی کی مانند۔ گیارہویں یہ کہ خود اقرار کیا ہو حدیث وضع کرنے کا جیسے نوح بن
 ابی عصمت کو واقع ہوا کہ فضائل قرآن میں سورہ سورہ کی حدیثیں وضع کیں اور

ادکو رواج اور شہرت دی کہ کماذکر تونی البیضا دی نی اخرج کل
 سُورۃ توجب اوسکو کچھ اور اوسکی سند کی تصحیح کا سوال کیا تو اقرار کیا کہ ان احادیث
 کے وضع کرنے میں میری نیت خیر ہے وہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو جو دیکھا کہ قرآن
 شریف پڑھنے سے منہ پھیر لیا ہے اور جو علم اور ہنر میں مثل تواریخ و سیر و فقہ ابی حنیفہ
 رحمہ اللہ تعالیٰ اون سے مشغول ہوئے ہیں تو لوگوں کے ترغیب کو ان احادیثوں کو منہ
 وضع کیا ہے کہ علوم قرآن کی طرف رغبت کریں اور ثواب کے اعتقاد سے قرآن شریف
 کی تلاوت و درس سے مشغول ہوں اور اوس کا یہہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اسلئے کہ صحیح
 حدیثیں جو قرآن شریف کے فضائل میں ہیں ترغیب کو کافی ہیں اور اسی طرح تنبیہ کو
 اور قہودہ کے حق میں بہت حدیثیں وضع کی ہوئی ہیں جنکی سستی الفاظ و معانی کی نفاک
 و باہر ہے اور حدیثیں وضع کرنے والی بہت گزری ہیں اور اوسکی غرضیں بھی طرح طرح
 کی اور بہت ہیں زندیقوں کا فرقہ جو شریعت کے باطل کرنے کو اور شرع کے ہموک
 تہکم و متحر کرنے والی ہیں جیسے ابن راوندی جو دافع حدیث ہے اَلْیَا دُجَّانُ لِمَا
 اُکِلَ لَمْ اور اوس کی غرض شریعت سے متحر ہے تعریض کرتا ہے اس حدیث شریف
 سے اَلْقُرْآنُ لِمَا قُرِئَ لَمْ وَمَا عَزَّزَهُ لِمَا شَرِبَ لَمْ سے اور کہا ہے کہ زبان
 کی موضوع حدیثیں جو گواہ نہر شہرت کو پہنچی ہیں اہل بدع و ہوا کے اپنی مذہب کی نفرت
 اور مخالف کے مذہب کی طعن کے واسطے اس امر کے مرکب ہوئے - ردوفض اور ثواب
 و کراہیہ اس عمل میں سب سے سبقت لیگئے اور خارجی اور معتزلہ اور زیدیہ اس امر میں
 کہ اس قدر مرکب نہیں ہوئے اور فرقہ نے جو علم حدیث کا مایہ نہ کہتی تھے جب دیکھا کہ
 محدثین کے بڑی تعظیم و توقیر ہے تو چاہا کہ آپ بھی اس فن میں داخل ہوں تو انہوں
 نے یہ ہنر ہی صنعت اختیار کی جیسے ابوالخیر بنی وہب ابن وہب القاص اور سلیمان
 بن عمر الخنقی اور حسین ابن علوان اور سہتی ابن نجیح اور غالباً یہہ فرقہ و عطا و تذکیر
 میں مشغول تھے ایک فرقہ جو اہل زہد و عبادت و دیانت کا تھا انہوں نے جو خوب
 میں یا معاملہ میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یا ائمہ اطہار کی زبان

اور انہوں نے بسبب اپنے یقین و اعتقاد کے خواب اور معاملہ پر اس سے مبہم روایت کر دیا
 اور لوگوں نے جانا یہ وہی وہ حدیث ہے جو ازراہ ظاہر انکے پہنچی ہے ابو عبد الرحمن
 سلمیٰ اور اوصافیون کو جو مذاق حدیث سے آشنا تھے اس علت سے تہمت لگائی ہے
 اور ان کی روایت کو مقام اعتبار سے نکال دیا ہے اور فرقہ بادشاہوں اور خلفاء کے
 اور ائمہ کے مصاحب جو تھے انہوں نے ان کی خاطر داری اور ان کو خوش کرنے کو حدیث
 وضع کیں اور اپنا دین و دنیا کے بدلے بیچ ڈالا اور ایک فرقہ نے بے قصد و ارادہ کے
 حدیث وضع کی اور اس کی حدیث یہ ہوئی کہ انہوں نے غفلت و توہم کے مصیب کوئی کلام
 سنا کسی صاحب تہجد یا سنو فی کما یا کسی حکیم کا حکم سے سابقین میں سے اور نسبت پیغمبر
 علیہ السلام سے کیا اس گمان سے کہ یہ کلام با حکمت سوائے پیغمبر علیہ
 السلام کے اور کائنات میں اور اس فرقہ کی حدیث یہ تھی ہی نہیں اکثر عوام اس بلا میں
 مبتلا ہوئے ہیں کہ اللہ الموفق و المبرک اے صاحب جو کچھ اس رسالہ میں مذکور ہوا
 اس پر توجہ فرمائی کہ اس سے اور ان مطالبہ کی تفصیل کو ان کو بہت فائدہ چاہیے
 اور ان کے فہم سے لاشعور یہ بات ان علم کے ہر نواح و ہر شہ میں شہ
 بین ملک تہذیب و تمدن کا اور ذہن کی استقامت اور طبیعت کی
 سادگی اور خطا پر مائل نہ ہونا اور ثواب کو ادنیٰ تنبیہ سے
 قبول کرنا بڑی نعمت و عظمیٰ ہے حق تعالیٰ میں اور
 ان بہائی کو ان امور سے بہرہ نہ کرے ورنہ علم و
 عمل کے داد عالم میں بہت کم ہیں اور حکیم
 ہیں وہ بھی اور میں شمع خورشید
 گفت و مانا کہ دانش بست
 و لیکن پراگندہ
 ہر کسے بہت

فما یجب حفظہ للناس

رسالہ دوم

یہ رسالہ وہ فیما یجب حفظہ مشہور ہے جبکہ یاد کرنا شریف پڑھنا والوں کو بہت ضروری ہے

یا کتبناح
بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ حدیث شریف کی کتابیں پڑھنے والوں کو لازم ہے۔ حفظ کر لینا۔ اور یاد رکھنا۔ اس امر کا کہ جو کتابیں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تصنیف ہیں۔ ان کے پانچ مراتب ہیں۔ ایک تو اس رتبہ کی میں جنہیں فقط صحیح حدیثیں ہیں۔ اور نہیں ایسی حدیثیں نہیں ہیں۔ جن کو ضعیف کہہ سکیں اور موضوع کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ جیسے مؤطا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور صحیح ابن حبان اور صحیح حاکم اور مختار شیخ مقدسی کے اور صحیح ابن خزمیہ اور صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن سکن اور منتقی ابن جارد کی اور دوسری اس رتبہ کی میں جنہیں ایسی حدیثیں ہیں جو اخذ کی صلاحیت رکھتے ہیں جیسے سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور مسند احمد بھی کیونکہ جو اس میں ضعیف حدیثیں ہیں وہ بھی حسن کے قریب ہیں۔ ایسا ہی فرمایا ہے ہماری بڑے شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے۔ اور اکثر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابی بھی اسی قسم سے ہے اور تیسرے رتبہ کی وہ کتابیں ہیں جنہیں ہر نوع کے حدیثیں ہیں حسن۔ اور صالح۔ اور منکر۔ وہ جیسے سنن ابن ماجہ۔ اور مسند طحاوی۔ اور زیادات ابن حمد بن منبلی کے۔ اور مسند عبد الرزاق اور مسند محمد بن منصور۔ اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ۔ اور مسند ابو یعلیٰ موصلی۔

اور سند بنار۔ مسند بن جریر۔ اور اسکے تہذیب الانار اور تفسیر القرآن اور تاریخ اور تفسیر
ابن مردویہ اور ایسے ہی مین باقی تفسیرین اور طبرانی کے متون معجم کبیر و اوسط اور صغیر
اور سنن دارقطنی اور غرائب دارقطنی۔ اور حلیہ البالی نعیم۔ اور سنن بیہقی اور اس کے
شعب الایمان اور جو بھی رتبہ کی وہ کتابیں مین جنہیں جب حدیثین ملین تو اداں کو
ضعیف کہا جائے جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی کے اور تاریخ طحاوی اور تاریخ ابن الجار اور دیگر
مسند الفردوس۔ اور عقیلی کی کتاب الضعفاء۔ اور ابن عدی کی کامل۔ اور تاریخ خطیب
بغدادی۔ اور تاریخ ابن عساکر اور باجوین رتبہ کی وہ کتابیں مین جنہیں موضوعات
معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے موضوعات ابن جوزی اور تفسیرہ الشریعہ

اور موضوعات شیخ محمد طابہرہ والی وغیرہ

بھی چند سطرین لکھیں فقیر

عبد العزیز دہلوی

ترجمہ البخاری

سالہ سیوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
الکتاب کتنا ہے امیدوار رحمت خداے کریم کا ولی اللہ بیاض عبد الرحیم کا اللہ تعالیٰ
دو چار رحمت کرے کہ پہلے جو محدثین نے علم حدیث شریف مین کتاب مین تصنیف کیں تو چار فرائض
مین جدا جدا تصنیف کیں اب ان تو فرائض مین جسے فقہ کہتے ہیں جسے مولانا مالک اور جامع

اور دوسری فقہیہ میں جیسے کتاب بن جریر - اور میسر بن سیرین جیسے کتاب محمد بن یحیٰق
اور حجتی بن زید و رقائق بن جیسے کتاب بن المبارک - تو بخاری نے یہ چاہا کہ چاروں فہون کو
ایک کتاب میں جمع کرے اور فقط وہ ہی حدیثیں جمع کرے جنکو اس سے پہلے علمائے اور اسکے زمانہ
علمائے صحیح مانا ہے اور اس نے فقط حدیثیں مرفوعہ مسند اپنی کتاب میں جمع کی ہیں اور وہ
جو اسکی کتاب میں آثار وغیرہ آئے ہیں وہ اصالتاً نہیں آئیں تیار آئی ہیں اور اسی لیے
اوسنے اپنی کتاب کا نام جامع صحیح رکھا ہے اور نیز اپنی کوشش کو صرف کیا ہے کہ مسائل نکالے
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - تو اوسنے بہت مسائل مفید نکالے ہیں ہر خط
سے - اس سے پہلے کسی نے یہ امر نہیں کیا یہ سبقت اسی کے واسطے ہے - مگر اوس نے
یہ مستحسن اور اچھا جانا کہ حدیثوں کو ابواب میں جدا جدا لائے اور سرستبناہ کو تراجم میں
بابوں کے لکھا ہے اور سب تراجم ابواب اسکے بہت قسم ہیں - کوئی آٹھ مین سے یوں ہے
کہ وہ ترجمہ کرتا ہے ایسے حدیث مرفوعہ کا جو اسکی شرط کے موافق نہیں - اور ذکر کرتا ہے
میں ایسی حدیث جو شاہد ہو اس حدیث کے بموجب اسکی شرط کے - اور کہیں وہ ترجمہ کرتا ہے
اور مسئلہ کا جو اوسے استنباط کیا ہے حدیث سے کسی طور کے استنباط سے نص سے یا اشار سے
یہ قول یا آیت یا مضمون و معانی حدیث سے - اور کسی جائے وہ ترجمہ کرتا ہے ایک مذہب کا جکی
اس سے پہلے کوئی گیا ہو اور اباب میں ذکر کرتا ہے وہ حدیث جو کسی نحو اور بدولت کرے یا شاہد ہو -
قطع نظر سے کہ اس مذہب کو ترجیح دے تو کہتا ہے یا کہی ترجمہ کرتا ہے
اس مسئلہ کا جس میں مختلف حدیثیں ہیں اور حدیثیں اسکے مختلف ہونے پر لاتا ہے تاکہ قریب فقہاء
اسکے بعد و مسئلہ اسکی مثال جیسے باب خروج النساء الی البراءۃ زمین و حدیثیں
مختلف جمع کی ہیں اور بعضی جائے ویلو نہیں تعارض ہوتا ہے اور بخاری کے نزدیک ایک جہ
تطبیق کی جاتی ہے ان دونوں میں کہ ہر ایک اپنی محل پر حمل کی جاتی ہے - تو بخاری ترجمہ کرتا ہے
اور محل کا تاثر اشارت و بہر تطبیق معلوم ہو جائے - اسکی مثال ہے باب خوف المؤمنان
یجذبہما و یطیحا من الاصرار علی الثقات و المعصیان زمین و ذکر کی حدیث سباب
المسلم و سب و قتالہ کفر - اور کسی ترجمہ میں جمع کرتا ہے ایک باب میں بہت ایسی حدیثیں کہ

ہر ایک ترجمہ بردالت کرتی ہے ہر ایک حدیث میں اور یہی فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ سوا اور فائدہ
 کے جسے ترجمہ کیا ہے تو وہ اس حدیث پر علامت کیواسطے لفظ باب سے اشارہ کرتا ہے اور اسکی
 یہ غرض نہیں۔ کہ پہلا باب پورا ہو چکا اور دوسرا باب برائے شروع ہوا اور اسکا حال ایسا ہو چکا
 اہل علم کسی ضروری فائدہ پر لفظ تنبیہ یا لفظ فائدہ یا لفظ قف لکھ دیا کرتے
 ہیں اسکی مثال جیسے اسنے لکھا کتاب بدء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ وبت فیہا من کل
 دابة پھر بعد سر کے کہا باب خیر مال المسلم غنم یتبعہا مشغف الجبال اور اس حدیث کو اسکی
 سند کے ساتھ خراج کیا۔ پھر ذکر کیا۔ والفخر والخیلاء فی اهل الخیل پھر اور پھر وہ ذکر کیا
 جہین غنم کا ذکر ہی نہیں۔ تو گویا اسنے آگاہ کیا کہ اس حدیث کے باب میں داخل کرنے سے ایک
 اور فائدہ ہے غنم کی تعریف و ثناء ہے۔ اور کبھی وہ لفظ باب کو لکھتا ہے بجائے اس قول محدثین کے و
 بهذا الاسناد اور یہ وہ ان جہان دو حدیثیں ایک اسناد سے آئی ہیں جیسے ح اور اس جائز لکھتے ہیں
 جہان ایک حد۔ دو اسناد سے ہوتی ہے اسکی شان سیر باب ذکر المملکۃ امین طول دیا ہو کلام کو۔
 یہاں تک کہ خراج کیا اس حدیث کو المملکۃ یتعاقبون مملکتہ باللیل ومملکتہ بالہزار۔
 بروایت شعیب عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ پھر لکھا باب اذا قال احدکم امین و
 المملکتہ فی السماء امین فوافقت احدھما الاخری غفرلہ فالقدم من ذنبہ پھر خراج کی
 یہ حدیث ان المملکتۃ لا تدخل بیتا فیہ صورتہ پھر اور پھر اور جنین امین نہیں مگر بعد بہت حدیثوں
 اسمعیل نے کہا ہے کہ موضع باب و بهذا الاسناد کے گویا وہ اشارہ کرتا ہے لفظ باب کی طرف سے اور ہذا
 الاسناد کی نشانی ہے۔ اور بعضی جگہ سے وہ ترجمہ کرتا ہے بعض لوگوں کا مذہب اور بعض قریب
 ہیں کہ اس طرف جائیں یا ترجمہ کرتا ہے ایسی حدیث کا جو اسکی نزدیکی ثابت نہیں ہوئی پھر ایسی حد
 لانا ہے جو دلالت کرے اس کے خلاف پھر اور حدیث پر بلا پیغمبر عموم کے سبب۔ یا کسی اور سبب
 اور کبھی وہ بہت ترجمہ جو نہیں اہل سیر کے طریقہ پر چلا جاتا ہے انکے استنباط پر خصوصیات و طالع و
 احوال کے اشارات سے طرق حدیث کے اور اکثر فقیہ کو تعجب آتا ہے اس امر سے۔ سبب اسکی
 مشق و کوشش مارست ہونیکے فن سیر سے۔ لیکن اہل سیر کو ان خصوصیات پہچاننے کی بہت
 محنت ہے۔ اور کبھی وہ عادت ہو گیا قصد کرتا ہے کہ مسئلہ مطلوب پر حدیث یاد کرے۔

اور طاب حدیث کو اس نوع کی ہدایت کرتا ہے اسکی مثال جیسے باب ذکر الصواع - باب
 ذکر الخناط اور بیشک بخاری نے تراجم الابواب میں بہت علم تفریق کیا اور بیان کیا ہے - خوب
 القرآن کی شرح کا - اور آثار صحابہ کا ذکر اور تابعین کا - اور شکل حدیثوں کا اور کبھی ذکر کرتا ہے
 ایسی حدیث کہ وہ غیب ترجمہ پر ہرگز دلالت نہیں کرتی لیکن اسکی طریقہ میں اور بعض
 طریقہ ترجمہ پر دلالت کرتے ہیں اشارتاً یا عموماً - اور تحقیق اشارہ کیا ہے حدیث کے ذکر کرنے
 سے اس امر پر کہ اس حدیث میں اہل صحیح ہے کہ وہ تاکید کرتی ہے اس طریق کے اور ایسے
 سے سوائے بڑے مابعدت کے اور دن کو نفع نہیں ہوتا - اور اکثر وہ ترجمہ کرتا ہے ایک امر
 ظاہرہ قلیل فائدہ کا مگر جب اسے غور کرنے والا خوب غور و تحقیق کرے تو بہت فائدہ کا
 ہے جیسے اسکا قول باب قول الرجل ما صلینا تو حال یہ ہے کہ اسنے اشارہ کیا ہے
 جو اسے کہہ دے اور اسے رد کا - میں کہتا ہوں کہ یہ اکثر تعقیبات ہے - عبد الرزاق اور
 ابن ابی شیبہ تصنیفوں کے ترجموں پر یا شواہد آثار پر جو روایت کی گئی ہیں صحابہ اور تابعین
 سے انکی تصنیفوں میں - اور ایسے مطلبوں سے نفع اوسیکو ہی جیسا کہ اسکی تصنیفات میں مذکور
 اور جو انکی تصانیف میں ہے اس سے آگاہ ہو - اور اکثر استخراج کرتا ہے ایسے آداب جو سمجھ
 گئے ہیں بالقول کتاب و سنت سے - ایک طرح کے استدلال اور اون عادوتوں سے جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھیں اور ایسی باتیں اوسیکو اور رک ہوتی ہیں جنے کتب آداب
 کی فراوانی کی ہو اور عقل کے گہڑوں کو آداب قوم میں جولانی دی ہو پہر اسکی دسترسنت
 اس طلب کرے اور اکثر یہ بات ہے کہ شواہد حدیث آیات سے لاتا ہے اور شواہد آیہ احادیث کو ظاہر
 بادستے یقین کرنے بعضی احتمال کے نا وراحتال کے - تو ہوتا ہے محدث کا قول - کہ اس عام سی مراد
 مخصوص ہے - اور اس خاص سے مراد عموم ہے - اور علی ہذا القیاس اور ایسی باتیں نہیں دریا
 بریں مگر بڑے تیز ذہن اور قلب حاضر سے جس یہ ایسا مقدمہ ہے جسکا حفظ کرنا نہایت
 ضرور ہے - اوستے جو چاہے بخاری پڑھے اور اوسے بخیر

الحمد لله اولاً و آخراً

تمت

ارشاد الی مہمات علم الاسناد رسالہ چہارم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جمع حمد و ثنا اُس خداوند کریم کو جس نے اپنی فضل عظیم سے اس امت کو جو کہ فیصلت عظیم سے خاص فرمایا وہ کیا ہے حفظ اسناد اور جسے چاہا اُسے اُسی میں ہندی عنایت کی اور وسعت طرق امداد فرمائی اور صلوة اور لام اُس سید الانبیاء پر جو اللہ کی طرف سے مادی ہے اور مہیوہ اور اُس کے سوا سب آل و صحابہ پر جو دین میں مین مقتدا۔ وہی میں اسلام کے زینت افزا۔ اور سعادت کا حصہ انہیں کو بہت ملا۔ اسکے بعد خادم حدیث رسول کریم۔ محتاج رحمت خدا سے عظیم۔ احمد مشہور ولی الصد بن عبد الریم دہلوی کہتا ہے اللہ اُس پر اور اُس کے مشائخ اور والدین پر رحم کرے کہ اس سال کہ نام ارشاد الی مہمات علم الاسناد ہے اہل عصر کے اس فہم کی احتیاج کو باعث اسی تالیف کیا کیونکہ یہ علم اسناد ہمارے امانہ میں نیامنیسا ہو گیا ہے اور قریب ہے کہ اہل زمانہ اس علم کی فیصلت کی جہالت کے باعث اسے تخریب بھین اور بقاء نہ جائیں۔ اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور کئی فصلوں پر مرتب کیا ہے معتقد ہوں کہ جس سے کو دوسرے خبر دین سے نم جانتے ہو اُس میں اور تم میں کوئی طریق ضرور ہے کہ یا وہ خبر ایک ہو گایا ایک سے زیادہ اور اس کی خبر یا زیادہ خبروں کیلی جو خبر دین کی کوئی وجہ ضرور ہے۔ اپنی صاحب سے سنا ہو یا عرض کیا ہو یا لکھا وغیرہ ہو تو جب تمہیں بیان کرو یا طریق اور وجہ تو تم نے اسناد کے اور تمہاری یا تمہا بل سند ہو اور جو وقت تم نے بیان پہنچا دیا تو غافل ہے اور تمہاری غرض اس رسالہ میں اُن طریقوں کے کہ سے ہیں احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچیں اور فائدہ اسناد کو حفظ

ایک رسالہ ہر حسین اُسے آپ اپنی اسانید متفرقہ جمع کی ہیں یا اُسکے واسطہ کو دینے کی ہیں بہت
 علمین سو سند بابلی کی یوں ہے محکمہ اجازت ہی اُن سب کی جو انکی تعجب الاسانید میں ہیں محکمہ
 اُنکے واسطہ شیخ عیسیٰ نے جمع کیا۔ ہمارے شیخ فقہ امین ابو طاہر محمد بن ابابیم کر دی نے۔ انکو اجازت ہے اپنے
 والد سے اور ان میں شاخ سے کلزام اُنکے والد کے بعد میں اُن سبکو بابلی سے ہر اور شیخ غیبی کی سند
 محکمہ مقابلہ الاسانید انکی تالیف عنایت کی ہمارے شیخ ابو طاہر نے اور جو اس میں ہر سبکی اجازت دی
 اور شیخ ابو طاہر کو اجازت اُن چاروں مذکورین سے ہر سند ابن سلیمان مکتہ الخلف جو انکی
 اوس سبکی اجازت دی شیخ ابو طاہر نے انکی رو برو کتاب کی راہ سے ح اور اجازت دی اُس کے
 جو اس میں ابن سلیمان کے بیو محمد و خداوند نے اپنی والد کی طرف سے ح اور مجھ اجازت دی اُس
 سبکی سید عمر بن نبت شیخ عبداللہ بن سالم نے اپنے دادا سے انکو اون سے ہر اور سند کر دی
 انکی تالیف مجموعہ الایم کی خبر دی محکمہ شیخ ابو طاہر نے اپنے والد سے سماع اور اون سے بڑھنے کی
 سے اور سند عجیب شیخ تاج الدین دمان نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے اس میں اپنے سبب اسانید
 بیان کی ہیں اس میں جو عجیب نے روایت کی ہیں اون سبکی محکمہ اجازت دی شیخ ابو طاہر نے اور انکو
 عجیب سے اجازت ہے اور ابو طاہر بڑے قاری اور پڑھنے اور خاص شاگرد ہیں عجیب کے اور صحاح
 تمام کمال اون سے پڑھی ہیں ح اور میں سماعت کیا ہے شیخ تاج الدین طبعی حنفی مفتی کہ
 سے اور اہل صحاح ستہ کو اور کچھ مسند دارمی اور امام محمد کے موطا اور آثار اور ان سبکی محکمہ اجازت
 دی ہے اور جبکی اوکو عجیب سے روایت ہے اوس سبکی کی اور سند نخلی انکا ایک رسالہ ہے اس میں
 اپنی سببیں جمع کی ہیں اوسکی محکمہ اجازت دی شیخ ابو طاہر نے اون کو اون سے ح
 اور محکمہ عنایت کیا شیخ عبدالرحمن نخلی بن شیخ احمد مذکور نے اور اوسکی مجھے اجازت دی اوکو اپنی
 والد سے ہے اور سند بصری انکی فرزند شیخ سالم نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے اوسکی مجھ اجازت
 دی اور اون سبکی جو وہ روایت کرتے ہیں سید عمر سے وہ اپنی دادا شیخ عبداللہ مذکور سے
 اور میں سماع کی کہ شیخ سالم سے اوائل کتب ح اور مجھ اجازت دی ابو طاہر نے اوکو بصری
 اور ابو طاہر نے سماع کیا ہے امام مسند امام احمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضع مبارک
 میں اور شامل ترمذی ساری پڑھی ہے مگر حدیث سمعہ النسا کہ یہ اون سے سماع کی ہے

سند بابلی

سند شیخ عیسیٰ

سند ابن سلیمان

سند عمر بن نبت

سند عجیب

سند نخلی

سند بصری

فصل دوم در اماموں کی سند کے بیان میں ان ساتوں شیخ کی سند پہنچی ہے دو

ایسے اماموں کو جو حافظہ اور بشیر اور مشہور ہیں۔ ایک شیخ الاسلام بن الدین زکریا۔ اور دوسرے شیخ جلال الدین سیوطی بابلی نے روایت کی ایک جماعت سے ان میں سے ہیں سنہوری اور بن غنیم علی اور بن زکریا سے اور ان میں سے بن سلیمان بن عبد اللہ بن بابلی اور بن نے جمال یوسف بن زکریا سے اور ان میں سے اپنے والد زین زکریا سے اور ان میں سے ہیں نور علی بن یحییٰ زیاد اور ان میں سے شہاب محمد بن محمد بن علی سے اور ان میں سے زین زکریا سے اور ان میں سے ہیں شیخ محمد حجازی و عطاء اللہ بن زکریا سے اور ان میں سے ہیں برہان لغانی اور ان میں سے شمس محمد بن احمد بن علی سے اور ان میں سے اپنے والد زین زکریا سے اور ان میں سے ہیں احمد بن عیسیٰ بن حمیل اور ان میں سے علی بن ابی بکر زرقانی سے اور ان میں سے جلال الدین سیوطی سے اور ان میں سے ہیں ابو بکر بن اسماعیل اور ان میں سے ابراہیم بن عبد الرحمن علقمی سے اور ان میں سے جلال الدین سیوطی سے اور بابلی کے انکے سوا اور بہت مشائخ ہیں جنکی سندیں پہنچی ہیں ان دو نو اماموں کو اور شیخ عیسیٰ روایت کرتے ہیں بہت مشائخ سے ان میں سے ہیں ابو الارشاد و نور الدین علی بن محمد جھوڑی وہ علی بن ابو بکر زرقانی سے وہ جلال سیوطی سے اور ان میں سے ہیں شہاب الدین احمد بن محمد عرف خفاجی وہ برہان ابراہیم بن ابو بکر علقمی سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور ان میں سے ہیں ابو الحسن علی بن محمد بصری کہ وہ اور ہیں جھوڑی انہیں وہ سالم سنہوری سے وہ بن غنیم علی سے وہ شیخ الاسلام زین زکریا سے اور ان میں سے ہیں شیخ سلطان خراجی و شیخ احمد بن حلیل سبکی سے وہ بن غنیم علی سے وہ روایت کرتے ہیں زین زکریا سے اور ابن سلیمان روایت کرتے ہیں بہت مشائخ سے ان میں سے ہیں شیخ الاسلام ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزائری عرف قدورہ وہ ابو عثمان سعید مقرئ وہ حافظ ابو الحسن علی بن ہارون اور ابو زید عبد الرحمن بن علی بن احمد عاصمی عرف سیفان سے وہ زین زکریا سے اور یہ ہمسار مغربی کی ہے اور ان میں سے ہیں شیخ محمد ابو جہدی بختانی وہ روایت کرتے ہیں بن غنیم سے وہ زین زکریا سے اور ان میں سے ہیں ابو الارشاد علی بن محمد جھوڑی اور قاضی القضاۃ احمد بن محمد خفاجی یہ دونوں روایت کرتے ہیں شمس بن محمد بن احمد بن علی وہ شیخ زکریا سے اور ان میں سے ہیں سرخ عمر جانی اور شیخ بدر الدین کرنی اور شمس محمد بن احمد علقمی سے اور یہ سب

صلح دوم در اماموں کی سند کے بیان میں

و شیخ عیسیٰ

در بیان سلیمان

در بیان سلیمان

زین زکریا سے اور جلال الدین سیوطی سے اور کروی روایت کرتے ہیں شیخ احمد قشاشی سے اجازت عام کی راہ سے
وہ شمس علی سے وہ زین زکریا سے اور اکثر حاصل کیا ہے شمس علی نے قرآن اور سماعاً اور شفاً شیخ احمد شاد سے
اور روایت کی بہت لوگوں سے ان میں سے ہیں انکے الدعلی بن عبد القدوس و شیخ احمد بن حجر کی سے اور شیخ
عبد الوہاب بخاروی سے یہ دونوں زین زکریا سے اور شیخ محمد بن ابوالحسن کبری سے وہ اپنے والد زین زکریا
اور شمس محمد بن احمد علی سے وہ اپنے والد سے وہ زین زکریا سے اور زین زکریا سے بلا واسطہ اور شیخ حسین
وہ یحییٰ سے وہ جلال الدین سیوطی سے اور زین کروی نے روایت کی شیخ سلطان بن محمد بن ملامت سے
وہ روایت کرتے ہیں بہت لوگوں سے ان میں سے ہیں شیخ نور الدین علی زبیدی اور شہاب الدین خلیلی کی
اور سالم سنہوری اور وہ بابلی کے ہمسر ان قرآن میں سے ہیں اور صحیح انکے بہت مشائخ میں کچھ بیان
کئے ابو ظاہر نے اور زین جو بہت مشہور ہیں فقط انہیں انکار کرتا ہوں ان میں سے قشاشی وہ روایت
کرتے ہیں شنادی سے وہ آپر والد سے وہ بخاروی سے وہ زکریا سے اور شنادی سے اور وہ حسن ابھنی سے
جلال الدین سیوطی سے اور ان میں سے ہیں بابلی اور شیخ عیسیٰ مغربی اور امام زین العابدین بن عبد القادر طبری اور
نحلی وہ روایت کرتے ہیں بہت مشائخ سے ان میں سے ہیں بابلی اور عیسیٰ اور کروی اور ہم ذکر کر چکے ہیں
ان کی سندیں اور ان میں سے ہیں منصو سوطی مصری روایت کرتے ہیں شیخ سلطان غزالی سے اور ان میں
سے ہیں شیخ محمد علی بن ملان کی وہ بہت لوگوں کے اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے اور بصری انکے شاخ وہی
مشائخ نحلی کے ہیں اور اکثر انہوں نے حاصل کیا ہے بابلی اور عیسیٰ اور ابن سلیمان اور کروی سے اور ہم
ان کی سندیں لکھ چکے ہیں فصل سویم بڑے تین اماموں کی سند کے بیان میں -
سندیں ان دونوں اماموں کی اور ان دونوں اماموں کو طبعوں کے پہنچتی ہیں تین بڑے ایسی سندوں کے
طرف جنکی سندوں سے پہچان کی سندیں پہچان سے چلتی ہیں ایک سند متعصر صالح شہاب الدین احمد بن
ابو طالع مجاز عن ابن شحہ دوسرے عالم فقہ رحلہ آفاق سند عصر فخر الدین ابوالحسن علی بن احمد بن
عبدالہاد عرف ابن بخاری تیسرے حافظ فقہ امین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف دیلمی ابن شحہ
تیسرے ہیں حاصل کیا حافظ ابن حجر سے انہوں نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحہ سے اور سیوطی نے
ابن تہیل سے انہوں نے برہان شامی سے برہان شامی نے شحہ سے اور احمد جونی سے اور احمد جونی نے
شحہ سے ابن بخاری بس نہیں نے اخذ کیا ابن ذرات سے اور حافظ ابن حجر اور محمد بن تہیل سے

ابن حجر

ابن حجر

ابن حجر

فصل سویم بڑے تین اماموں کی سند کے بیان میں

ان سب سے عمر بن حسن اور صلح بن ابوعمر سے اور ان دونوں نے ابن بخاری سے اور شیخ طوسی نے محمد بن تمیم سے
 انہوں نے حماد بن عروہ سے ابن بخاری سے اور شیخ طوسی نے محمد بن تمیم سے اور شیخ طوسی نے محمد بن تمیم سے
 اور شیخ طوسی نے محمد بن تمیم سے اور شیخ طوسی نے محمد بن تمیم سے اور شیخ طوسی نے محمد بن تمیم سے
 صحیح بخاری روایت کیا جاز نے سراج بن مبارک زبیدی اصل بغدادی دار سے سماعاً انہوں نے
 شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ حموی ہروی سے سماعاً انہوں نے شیخ ابوالحسن عبدالرحمن بن محمد بن
 منہر داؤدی سے سماعاً انہوں نے ابو محمد عبدالسدر بن احمد بن حمویہ حموی خراسی سے سماعاً انہوں نے
 ابو جعفر السدسہ بن یوسف قریبی سے سماعاً انہوں نے اوکی مؤلف سے صحیح مسلم کو روایت کیا
 دیسا طوسی نے اجازت سے ابوالحسن مؤید بن محمد طوسی نیشاپوری کے انہوں نے سماعاً کی فقیہ
 حرم ابو عبداللہ محمد بن فضل فراوی سے انکو خبر دی حسن عبدالغافر بن محمد بن عبدالغافر فارسی نے
 انکو خبر دی ابو احمد عیسیٰ جلودی نے۔ ان سے حدیث کی ابوالحسن ابراہیم بن محمد بن سفیان زاہد
 نیشاپوری نے ان سے اسکے مؤلف نے سنن ابوداؤد اسکے روایت کیا ابن بخاری نے
 ان سے عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی نے۔ ان کو خبر دی وشیخون نے ابوالدرداء ابراہیم بن محمد
 بن منصور کرخی نے اور ابوالفتح مفلح بن احمد بن محمد دومی نے سماعاً دونوں سے ان دونوں کو
 خبر دی حافظ کبیر البکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی نے انکو خبر دی ابو عمر قاسم بن جعفر
 بن عبدالواحد ہاشمی نے انکو خبر دی ابو علی محمد عمر دلولوی نے انکو ابوداؤد نے جامع ترمذی
 اسکے روایت کیا ابن بخاری نے عمر بن طبرزد سے انکو خبر دی ابوالفتح عبدالملک بن ابوالقاسم
 عبدالسدر بن ابوسہل کرخی نے ابوعامر محمود بن قاسم ازوی اور ابوبکر احمد بن عبدالصمد تاجر غوی
 اور ابونصر عبدالعزیز بن احمد ہروی تریانی سے مگر خبر داختر کو کہ وہ اول مناقب ابن عباس سے
 اخر کتاب تک ہی اسکو سنا کرخی نے ابوالمنظر عبید اللہ بن علی بن یاسین دہان ہروی سے
 اور ان سب سے کہا میں خبر دی ابو محمد عبدالجبار بن محمد بن عبداللہ بن ابوالجراح مروزی نے انکو
 خبر دی شیخ ثقہ امین ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب بن فضیل تاجر محلی نے ترمذی سے سنن
 ابوالحسن اسکے روایت کیا جاز نے اجازت سے انکو ابوطالب نے انکو عبداللطیف بن محمد بن علی
 بن قبطی نے انہوں نے سب سماعاً کی ابو زرہ طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی سے انکو ابو محمد

در صحیح بخاری
 فضائل احمد بن حنبل
 سنن ابوداؤد
 سنن ترمذی

عبد الرحمن بن محمد دہلی سے سماعاً انکو خبر دی قاضی ابوالنضر احمد بن حسین کسار نے انکو خبر دی احمد بن محمد بن اسحاق ابن سنی دینوری حافظ نے کہا ہکو خبر دی اسکے مؤلف حافظ ابو عبد الرحمن ابن شعیب نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے سنن ابن ماجہ اسکو روایت کیا حجاز نے محمد بن ابی السوات سے انکو خبر دی ابو زرہ طاہر بن حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی نے انکو خبر دی ابو منصور محمد بن حسین بن ہشتم مقوی ابو طلحہ قاسم خلیب ابن ابو البدول نے انکو خبر دی ابو الحسن علی بن البراء بن سلمہ بن بحر قطان نے انکو خبر دی اسکے مؤلف ابو عبد اللہ ابن ماجہ قزوینی نے مسند دارمی روایت کیا حجاز نے انکو خبر دی ابو اللیثا عبد اللہ بن عمر ثقی نے سماعاً کہا ہکو خبر دی ابو الوقت الاول بن عیسیٰ سجستانی نے کہا ہکو خبر دی ابو الحسن عبد الرحمن ابن محمد داؤدی نے کہا ہمین خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن محمد سرخسی نے انکو خبر دی ابو عمران عیسیٰ بن عمر سمرقندی نے انکو خبر دی اسکے مؤلف حافظ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسند شافعی کو روایت کیا ابن بخاری نے قاضی ابوالکلام احمد بن محمد بن عبد اللہ لبان - اور ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر صیدلانی سے انہوں نے ابو عیسیٰ حسن بن احمد حداد سے - انہوں نے حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صیہانی سے - انہوں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب صم سے انکو خبر دی ربیع بن سلیمان مرادی نے انکو شافعی نے مسند احمد کو روایت کیا ابن البخاری نے کہا ہمین خبر دی ابو علی بن عبد اللہ بن فرح بمکر نے انہوں نے کہا ہمین خبر دی ابوالقاسم ہبہ اللہ بن محمد عبد الواحد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن فرح بمکر نے انہوں نے کہا ہمین خبر دی ابو علی حسن بن تمیمی مذہب واعظ نے انکو خبر دی ابوبکر احمد بن جعفر قطعی نے ان سے حدیث کی عبد اللہ بن امام احمد نے - انہوں نے کہا ہمسے حدیث کی ہمارے والد نے مسند ابو علی کو روایت کیا ابن البخاری نے ابوروح عبد العزیز ابن محمد ہری سے - انکو خبر دی تمیم بن ابی سعید جبہ نے انکو خبر دی ابو سعید محمد بن عبد الرحمن کزدوی نے - انکو خبر دی محمد بن احمد بن محمدان سے - انکو خبر دی ابو علی نے مسند ابو داؤد و طحاہی کو روایت کیا ابن البخاری نے ابوالکلام ابن اللبان احمد جعفر صیدلانی سے ان دونوں نے کہا ہکو خبر دی ابو علی حداد نے - انکو خبر دی ابو نعیم حافظ نے ان سے حدیث کی عبد اللہ بن جعفر ابن فارس صیہانی نے - ان سے حدیث کی یونس بن حبیب عجل نے ان سے حدیث کی ابو داؤد و طحاہی نے صحیح ابن حبان کو روایت کیا دیلمی نے

انرا شیعہ چاہتا ہے کہ اس کو بھی کفر سے روک دے۔

مستحقین کا حق

مذہب و ادبی

سید شاہ جی

१५५

جہانگیر

۱۰۰

سید محمد خان

اور سبکی مولف ابن سنی سر کتاب التوحید ابن مندہ روایت کی دیسا علی نے ابن العوسے انہوں نے محمد بن ناصر سے
 انہوں نے عبد الرحمن ابو القاسم اور ابو عمر عبد الوہاب نے محمد بن فرزند علی نے اجازت اُن دونوں نے ابن داود سے
 حارث بن محمد بن ابوالاسامہ کو روایت کیا ابن النجار نے ابوالکلام محمد بن محمد بن ابان بن یونس نے ابو علی
 احمد حداد سے انہوں نے حافظ ابو نعیم محمد بن عبد الصمد صفہانی سے قرآن سے حدیث کی ابو بکر احمد بن یوسف بن خلاد بن
 منصور بن احمد نصیبی نے اس سے حدیث کی ابو محمد حارث بن محمد بن ابوالاسامہ ہر تہی نے کتاب الشریعہ آجری
 کو روایت کیا دیسا علی نے وجہ منصور بن سلیم ہمدانی سے انکو خبر دی ابو بکر محمد بن سعید بن جاز نے بغداد میں اجازت
 دوسرے حدیث کی شہادت ہی اجازت کی انکو خبر دی ابو یوسف احمد بن عبد الغلاب بن سیف نے آجری سے اجازت
 شرح سنۃ اور مصابیح اور عالم التنزیل لغوی کی انکو روایت کیا ابن النجار نے فضل بن ابی سعید
 نو فانی سے انہوں نے انکو مولف محلی سنۃ احسن بن سعد و ذوالنہوی سے وسیط تفسیر فاحسی روایت کی دیسا
 علی نے ابن العوسے انہوں نے ابو الفضل احمد بن طاہر مہرانی سے انہوں نے اسکے مولف امام بزرگ ابو یوسف علی بن احمد واحدی
 قوت القلوب روایت کی جہان نے عبد العزیز بن ہف سے انکو خبر دی ابو نعیم محمد بن یحییٰ روایت نے انکو ابو علی محمد بن محمد
 بن عبد العزیز ہمدانی انکو خبر دی عرب بن ابوالعالم محمد بن علی نے انہوں نے کہا میں خبر دی ہمارے والد نے غنیۃ الطائریں
 روایت کی جہان نے احمد بن یحییٰ بن رستانی سے انہوں نے اسکے مولف حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے جامع
 الاصول روایت کی ابن النجار نے اسکی مولف امام محمد بن شیعہ جزری سے عمدہ او کتاب عقائد شافعی ان
 دونوں کو روایت کیا ابن النجار نے انکو مولف بلغی بن عبد الواحد قدسی سے مشارق الانوار صفحہ ۱ روایت کی
 دیسا علی نے اسکی مولف ابو الفضل حسن بن محمد صفحہ ۱ سے ترغیب ترہیب روایت کی دیسا علی نے اسکی
 مولف حافظ کی الدین عبد العظیم بن عبد القوی مندی سے مختارہ حافظ ضیاء الدین محمد مقدسی کو روایت
 کیا ابن النجار نے ابی جہاں مولف سے روایت کی آخر کلام ہے واللہ اولاد آخر و اظہر و باطلان۔

فن التسمی

اللہ طابا ثراہ کو جمع و شامی چو کتین البام کرتا ہے اور بہت نعمتیں عطا فرماتا ہے آمد و دو سلام فضل اللہ
 اعدا علی سبائل اصحاب پر جنہوں نے ہمیں احکام دین پہنچاے یقین کے رہے تھے اسکی بعد یہ کہنا ہوتا ہے

سند ابی القیاس ابن مندہ

سند ابی الشریعہ آجری

سند وسیط تفسیر فاحسی

سند غنیۃ الطائریں

سند مشارق الانوار

سند احمد حداد سے انہوں نے

سند شرح سنۃ اور مصابیح

سند قوت القلوب

سند جامع الاصول

سند ترغیب ترہیب

فقیر ولی العبدین عبد الرحیم کہ اس سچہ ذرفن النشندی میں کتاب فی اپنے والد سید سیکھا اور انہوں نے میر محمد زاید
 بن قاضی مسلم ہروی سے حاصل کیا اور انہوں نے ماحمد فاضل سے اخذ کیا اور انہوں نے ماحمد یوسف فراہی سے لے کر
 مرزا جان میراں انہوں نے ماحمد شیرازی سے لے کر انہوں نے ملا جمال الدین دولتی سے لے کر انہوں نے ابو الدلاہ حسین علیہ السلام
 اور ملا مظہر الدین گارزونی سے لے کر انہوں نے ملا محمد الدین نقاش زانی اور سید شریف جرجانی سے لے کر انہوں نے
 قطب الدین لازمی سے لے کر انہوں نے اور ملا حسین نقاشانی نے قاضی محمد آفرینہوں نے ملازین الدین سے
 اور انہوں نے قاضی ضیاء الدین سے لے کر انہوں نے سندھ سے لے کر ابو الحسن شری تک اس طریق سے جو کتاب تاریخ
 مشہور معروف ہر عرض فقیر نے اس سند سے دانشمندی کا فرج حاصل کیا اور علم کلام و اصول اسلامی علی
 اور اس کی لوگ صاحب تصنیف و محقق بڑا فاضل و تصنیف سے مشغول ہوئے ہیں مگر اس فقیر کے والد سید سیکھا
 قلبی کے تنہا کے تصنیف و کثرت تدریس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے دانشمندی کا قاعدہ
 اور اصل و مصلحت پیش کر کے اگر تم بوجہ دانشمندی سے کیا مراد ہو تو دانشمندی سے میری مراد کتاب فی ہر دور
 میں قسم سے ایک تو یہ کہ کتاب کا مطالعہ کرے اور اس کی حقیقت دریافت کرے خوب تحقیق کے ساتھ دوسرے
 یہ کہ بڑا فاضل اور ذکاوت والا ہو اس کی حقیقت سمجھنے کے لیے شرح یا حاشیہ اور دیگر اور اس کی حقیقت بیان
 کر نہیں مبالغہ کرے اگر کوئی جو تم قاعدہ بیان کرتے ہو اس کے ضبط کر نہیں اور حفظ کر نہیں اور تحقیق میں کیا فائدہ
 تو سنئے ہمیں دو فائدے ہیں ایک تو کتاب کے مطالعہ کا طریق جان لیگا اور مطالعہ سے بہت مفید ہوگا اگر اس حال کے
 یوں ہو کہ جب طالب دانشمندی کو بعض مقدمہ صوفیہ و نحو و لغت وغیرہ یاد کئے ہوئے ہوگا اور اس کے بعد کتاب
 کا مطالعہ کیا اور اس کی شرح کو پیش نظر رکھ کر اور استاد شفیق اس کو ان قواعد کلیہ سے آگاہ کر دے گا اور اس کے
 ہر باب کے کلام کے کلمہ سے مطلع کرے گا تو قرینہ کو سبب فہم کتاب پیدا ہو جائیگا اور بہرہ بہت بڑا ہوگا کہ
 احکام کلیات کے اور سبب جزئیات کا جاننا اور فہمی اور پیدا کرنے بہت آسان ہو جائیگا جیسے جو شاعر و کاتب
 دیوان و دیکھتا رہتا ہر اور شعر بڑا رہتا ہر اسی علم و فن بہت آسانی سے جانتا ہے دوسرے کہ ان عزیز و
 حلقہ پہلو نام بیان کئے ہیں فنون دانشمندی کو علم کلام و اصول وغیرہ جو ملا دیکھتا تو اکثر طالب کی تمیز نہیں ہو
 فنون دانشمندی کو علم کلام و اصول میں آدھہ ان کو بہت اجماع سے ایک علم جانتا ہے جیسے اس بارے میں کہ حاکم
 یہی حال ہے کہ علم کا اچھا احاطہ کرے بہت سبب کو اطراف کے برآگاہ ہو کر اور انہوں نے دانشمندی سے بہت سبب
 ذہن کے ان فنون کی طرف جدا اور علم سے تمیز نہیں کرتے جب قاعدہ یاد کر لیا تو اس کی فہم میں فنون دانشمندی کا ایک

جامع محدود تمیز پیدا ہو جائیگا اور ہر ایسی توجہ جس مقام میں صرف یکا مسائل علم جہاد یا فتنہ کے لیکھا اور مرتب
 سے ان کو گہرا لیکھا و اما یدلہ الاصلاح بالسلطنت و التوفیق الا بالانوار اللہ تعالیٰ ہر ارادہ کے سوا اور نہیں کہ جسے محدود
 ہو کر دستی کردن اور جو توفیق اللہ تعالیٰ کی دی ہو چاہئے چاہئے کہ جو عالم چاہئے اپنے شاگرد کو کوئی
 کتاب بطریق درایت و تحقیق کے پڑھائی تو اسے بندہ چیز ذکی رعایت ضرور کرنے چاہئے اور اسی طرح جو شخص چاہے
 کسی کتاب کے شرح کرے سکھانے ہو کہ محافظ ضرور ہے اول فصل لکھنے جو اہم و فصل احکامات میں ہے اگر محض شہاد
 ہو تو اسکی حرکات و سکنات بیان کر دی اور ضرور کا معجزہ اور علم ہونا ظاہر کر دی کہ تصحیف کے نیچے خواہ تصحیف خطی ہو خواہ
 دوسرے شرح عربیہ کر دی یعنی جو لفظ کم استعمال یا کرتا ہے ایسا کرادہ سکھنے شاگرد نہیں چاہئے اور کا بیان نہ ہو
 صہلح کم یوفی کر دی تیسرے کشتی مغلق عبارت میں یعنی کوئی ترک شہادہ پر چھوڑ دینا یا ضمیمہ کل ایسا واقع ہو کہ شاگرد کو
 ذہن میں نہ آئے تو موافق علم نہ ہو کر اس کو حل کر دی جو پہلی صورت مسئلہ یعنی کتاب میں ایسا قاعدہ کو ہو کہ شاگرد
 کے ذہن میں نہ آئے تو اس کو دوسرے عبارت میں بیان کر دی اور بعضی مثال فکر کر کے دیکھو کہ ذہن میں آجائے یا نحو میں تقریب
 دلائل لکھئے اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم کی ہو تو اسکی مقدمہ پیچیدہ کو ایسی جہ سے کہ اس کو بعض مقدمہ کی لازم
 ہوئے بعض مقدمہ جو بعض میں عاکا نتیجہ دی اور مقدمات بدیہی ذکر کرے یہی جملہ میں نہ کہ داخل ہو۔
 بطریق بدیہی بھیجا جو جملہ شہادہ پڑھے چھٹی تعریفیات کی تحقیق قیو کے فائدہ بیان کرنے سے اور قیو کے پہلے سے
 اور حلال مانے غیر مستند کر تشریح کا طریقہ ان کے دسیان سے ساتویں قواعد کلیہ بیان کرنے اور کو قیو کے
 فائدہ بیان سے اور قیو کے کہو کر اور مثال سے اور جو تشریح اور قیو کے اوّل سے اوّل بیان ایسی معجزہ جو غیر
 جامع مانے ہو اٹھویں تعریفیات میں وجہ صحت کا کہنا یعنی جو صحت پر اعتقاد دلیل سے بیان کرے کہ مسئلہ اقامت کو
 میں چھوٹے اور اس طرح وجہ فصلوں کی مقدمہ مؤخر ہونے کی اور قواعد بیان کرے نویں تفریق دہشتہوں کی
 جو باہم شہادہ کرتی ہوں یعنی اگر دو قسم اول نظر میں باہم شہادہ ہوں یا دو نہ مختلف شہادہ ہوں تو
 اول دونوں تفریق خوب تشریح وجہ سے تقریر کرے دسویں تطبیق دو مختلفوں کی اگر مصنف کی عبارت میں دو
 جاکے میں خلا ہو تو اول خلا کی حل کرے خواہ خلا دونوں میں نہ ملائے ہو یا ایک نہ ملائے ہو دوسری تطبیق
 یا التزام ہو گیا دسویں دفع کرنا شہادہ ظاہر اور دو کا مثلاً تعریفیات میں جو منع ہو جیسے ہندک
 اور تعریف لاشی بالاضحیٰ اور جامع مانے نہ ہونا جو دلیل میں منع ہو جیسے کہ برائی کی مخالفت مصنف کے کلام میں
 شاگرد کو شروع سے میں نظر آئے یا دو کلاموں کے قاعدہ کیوں توفیق نہ معلوم ہو توجہ کر کے اور دینی فتنہ

موسمیں خواہاں بیان جس جگہ پر آیا ہوا ہے اس میں جو نظر کا جہان کہا ہو وہ فہم نظر اور
 بیان سوال مقدر کا جس جگہ پر آیا ہو وہ تیسری موسمی کتاب کا ترجمہ شاگردوں کی زبان میں
 اولیٰ زبان کے بیان میں جو موسمی تفسیر توجہات اور تعین اچھی توجہ کا کرنا ہے
 جہان شریح مختلف ہوں کہ ایک شریح کچھ توجہ کرتا ہو دوسرا شریح دوسرے طرح تو اس کی تفسیر کرے اور
 اچھی توجہ کی تعین کرے اور اس قیاس میں ہی ضبط شکل اور پیچیدہ کا حل کرے پندرہ موسمی
 تقریر آسان یعنی فہم واضح عبارت مختصر جو دہن میں جلدی سے آسانی سے آجائے اور ان میں
 سے ہر ایک مرتبہ یعنی مصنف کی عبارت کو اپنی عبارت سے الپی وجہ سے ملائی کہ دونوں مل جائیں
 جب ان پندرہ امور کو یاد کر لیا تو پڑھنے اور شرح کتب کر دین میں کامل ہو گیا اور استاد و مشفق کو
 چاہیے کہ اپنی شاگردوں کو اول ان امور پر مطلع کرے اور ثانیاً اسکے بعد جہان جو مرتبہ ہو
 اس سے آگاہ کر اجل کے وائے شریح کی یہ غرض ہے اور یہاں یہ غرض ہے اور ثالثاً شاگردوں کو
 فرمائے کہ کتاب کے مطالعہ میں پہلے مرتبہ پیش نظر رکھو اور اپنی فکر کو اسی میدان میں دوڑاؤ اور الگ
 شاگرد کا مطالعہ اپنے مطالعہ سے مقابلہ کرے جو اسمین غلطی ہو اس سے اطلاع دی ایسی طرح کہ وہ غلط
 اُسکے دہن میں آجائے اور ایسی غلطی سے بطریق احتیاط آگاہ کر دے خامساً کسی کتاب کی شرح
 یا حاشیہ کو فراموش نہ کرے اور اس کی فضیلت کا امتحان کرے کہ نہایت کا حق پورا پورا ادا ہو جائے۔
 اور چنانچہ چاہیے کہ یہ دانشمندی کتابوں میں مقول اور مقول کے اور برہانہ اور خطابیہ علم غرض ہے
 حبابری ہے اور مقول کی کتابوں میں عبارت کی تحقیق کی بہت حاجت پڑتی ہے اور مقول
 کے کتابوں میں مسئلہ کے تحقیق کے۔ اور علوم برہانہ میں مقدمات بدیہیہ کے رجوع کی
 ایک دہرے سے زیادہ اسلحوں سے بطریق برہان کی حاجت ہوتی ہے اور علوم خطابیہ میں بطریق
 سخن کے یہی تقریر فن و دانشمندی جو میں نے اپنا استادوں سے
 بموجب سند مذکورہ "ا" کے تحصیل کیا ہے۔

والحمد لله اولاً و آخراً

ظاہراً و باطناً